سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

(سوموار 22، منگل 23، بدھ 24، جمعرات 25، جمعتہ المبارک 26، سوموار 29،
منگل 30-اپریل، جمعرات 2، جمعتہ المبارک 3-مئی 2019)

(یوم الاثنین 16 ، یوم الثلاثہ 17، یوم الاربعاء 18، یوم الخمیس 19، یوم الجمع 20، یوم الاثنین 23،
یوم الثلاثہ 24، یوم الخمیس 26، یوم الجمع 27-شعبان المعظم 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: نواں اجلاس

جلد 9 : شمارہ جات: 1 تا 9

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

نواں اجلاس

سوموار،22-اپریل2019

جلد 9 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1-	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2-	ایجنڈا	------------	3
3-	ایوان کے عہدے دار	------------	5
4-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	13
5-	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	14
6-	چیئرمینوں کا پینل	------------	15

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تعزیت		
7-	بلوچستان اور ماڑہ کے سانحہ میں شہداء، معزز ممبر جناب محمد طاہر پرویز کے بیٹے اور معزز ممبر سردار احمد علی دریشک کے والد کی وفات پر دعائے مغفرت	-----------	15
	سوالات (محکمہ خوراک)		
8-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	16
9-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	43
10-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	53
	تحریک		
11-	میٹرو بس ٹرانزٹ سسٹم لاہور، ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ پر پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 2013 اور حکومت پنجاب کے پبلک سیکٹر انٹرپرائزز پر سالانہ آڈٹ رپورٹ برائے سال 17-2016 کو پبلک اکاؤنٹ کمیٹی نمبر 1 اور نمبر 2 کو ریفر کرنا	-----------	58
12-	قائمہ کمیٹیوں کو مضبوط کرنے کے لئے لاء گریجویٹ محققین کو ان کے ساتھ منسلک کرنے کی تحریک	-----------	59
	توجہ دلاؤ نوٹس		
13-	(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)	-----------	60
	پوائنٹ آف آرڈر		
14-	ایوان کی کارروائی بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے فیصلے کے تحت چلانے کا مطالبہ	-----------	60

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی		
	آرڈیننسز(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)		
15-	آرڈیننس (ترمیم) صوبائی ملازمین کی سوشل سکیورٹی 2019	------------	61
16-	آرڈیننس (ترمیم) زکوۃ و عشر پنجاب 2019	------------	62
	مسودات قانون (جو پیش ہوئے)		
17-	مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب 2019	------------	62
18-	مسودہ قانون ویلیج پنچایت اینڈ نیبرہڈ کونسلز 2019	------------	63
19-	مسودہ قانون کم از کم اُجرت پنجاب 2019	------------	63
20-	مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019	------------	63
21-	مسودہ قانون اینیمل ہیلتھ پنجاب 2019	------------	64
	منگل، 23-اپریل 2019		
	جلد 9 : شمارہ 2		
22-	ایجنڈا	------------	67
23-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	69
24-	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	70
	سوالات (محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر)		
25-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	71
26-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	117
27-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	135

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
28-	ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کی غیر قانونی تعیناتی ------------	138
29-	آلو کی قیمت مقرر نہ ہونے کی وجہ سے کسانوں کو پریشانی کا سامنا ------------	140
30-	ضلع راولپنڈی کے سکولوں میں تعینات اساتذہ کو ہارڈ ایریا الاؤنس دینے کا مطالبہ (---جاری) ------------	141
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
31-	سپیشل کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	142
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
32-	کھادوں کی قیمتوں میں اضافہ واپس لینے کا مطالبہ ------------	146
	پوائنٹ آف آرڈر	
33-	سری لنکا میں چرچز پر حملوں کے بارے میں قرارداد لانے کا مطالبہ ------------	148
	زیرو آر نوٹس	
34-	تحصیل کمیٹی جام پور کے ملازمین کو تنخواہ کی عدم ادائیگی ------------	149
35-	میونسپل کمیٹی مصطفیٰ آباد قصور کے ملازمین کو تنخواہ کی عدم ادائیگی ------------	150
36-	فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی شہر کی صفائی میں ناکام ------------	151
	بدھ، 24-اپریل 2019	
	جلد 9 : شمارہ 3	
37-	ایجنڈا ------------	155
38-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	157

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
39-	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	158
	سوالات (محکمہ سکولز ایجوکیشن)		
40-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	159
41-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	191
42-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	207
43-	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	214
	تحریک		
44-	قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترامیم کی اجازت کی تحریک	-----------	215
45-	قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترامیم (جو زیر غور لائی گئیں)	-----------	217
	تحاریک التوائے کار		
46-	پنجاب میں ہیپاٹائٹس کے مرض میں خطرناک حد تک اضافے کا انکشاف	-----------	236
	سرکاری کارروائی		
	رپورٹیں (جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)		
47-	سدھنائی میلسی لنک کینال اور لوئر بہاول کینال کی ری ماڈلنگ پر محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 13-2012 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	-----------	238
48-	شمالی و جنوبی بائی پاس کی تعمیر پر ملتان ڈویلپمنٹ اتھارٹی حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 14-2013 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	-----------	238
49-	ضلع چکوال میں چھوٹے ڈیموں کی تعمیر (فیز-ii) پر محکمہ آبپاشی کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 14-2013 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	-----------	239

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
50-	آزار مغلاں ڈیم چکوال کی تعمیر پر محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب کی پرفارمنس آڈٹ رپورٹ برائے سال 16-2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا -----------	239
51-	جی ٹی روڈ گوجرانوالہ پر فلائی اوور کی تعمیر پر محکمہ مواصلات و تعمیرات حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 15-2014 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا -----------	240
	جمعرات، 25-اپریل 2019	
	جلد 9 : شمارہ 4	
52-	ایجنڈا -----------	247
53-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	249
54-	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	250
	سوالات (محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)	
55-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	251
	تعزیت	
56-	سابق ممبر اسمبلی محترمہ نگہت میر کی وفات پر دعائے مغفرت -----------	251
57-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (---جاری) -----------	251
58-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	268
59-	غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب -----------	277
	توجہ دلاؤ نوٹس	
60-	ضلع قصور: کھڈیاں چودھریاں والا کھوہ کے نزدیک ڈکیتی -----------	278
61-	ضلع ساہیوال کے گاؤں 5.R/78 میں چار سالہ بچی کے ساتھ زیادتی -----------	279

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار		
62۔	پنجاب میں ہیپاٹائٹس کے مرض میں خطرناک حد تک اضافے کا انکشاف (۔۔۔جاری)	------------	280
63۔	ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کی غیر قانونی تعیناتی (۔۔۔جاری)	------------	282
64۔	لاہور کے تعلیمی اداروں میں منشیات کی سر عام فروخت	------------	284
	پوائنٹ آف آرڈر		
65۔	تعلیمی اداروں میں منشیات کے کاروبار اور استعمال کو روکنے کے لئے ہاؤس کی کمیٹی کے قیام کا مطالبہ	------------	285
	رپورٹیں (جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)		
66۔	مد بندی حسابات، حکومت پنجاب برائے سال 16-2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	------------	288
67۔	آرڈی اے راولپنڈی کے تحت پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں پر محکمہ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 16-2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	------------	289
68۔	اربن واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم، ڈنگہ شہر ضلع گجرات پر محکمہ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 16-2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	------------	289
69۔	نیو آزادی چوک لاہور پر سگنل فری جنکشن کی تعمیر پر محکمہ ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 15-2014 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	------------	290

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
70-	ملتان اور ڈی جی خان زونز میں فلڈ پروٹیکشن ورکس پر محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا -----------	290
	جمعتہ المبارک،26-اپریل2019	
	جلد9 : شمارہ 5	
71-	ایجنڈا -----------	295
72-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	297
73-	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	298
	رپورٹیں(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)	
74-	مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب 2019اور مسودہ قانون ویلیج پنچایت اینڈ نیبرہڈ کونسلز2019 کے بارے میں سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	299
	پوائنٹ آف آرڈر	
75-	قائمہ کمیٹی برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ کی میٹنگ میں ووٹنگ کے بغیر مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب2019 کا پاس کیا جانا -----------	300
	سوالات(محکمہ زراعت)	
76-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	311
77-	معزز ممبر جناب محمد اشرف رسول کی رکنیت کا معطل کیا جانا -----------	319
78-	کورم کی نشاندہی -----------	321
79-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	322
80-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	330

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوموار،29-اپریل2019		
	جلد9 : شمارہ6		
-81	ایجنڈا	-----------	341
-82	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	345
-83	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	246
	سوالات(محکمہ صنعت، تجارت وسرمایہ کاری)		
-84	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	347
-85	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	368
-86	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	371
-87	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	372
	قرارداد		
-88	اولیول میں پڑھائی جانی والی کتاب "Islam-Beliefs and Practices" میں اور سوشل میڈیا پر حضرت محمدؐ، ازواج مطہراتؓ اور خلفائے راشدین کے خلاف، گستاخیوں کی شدید مذمت	-----------	373
	توجہ دلاؤ نوٹس		
-89	سرگودھا: کوٹ مومن کے رہائشی طارق محمود سے سات لاکھ روپے کی ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات(۔۔۔جاری)	-----------	378
-90	ضلع سرگودھا: 31جنوبی میں آٹھ سالہ بچے کا زیادتی کے بعد قتل ودیگر تفصیلات	-----------	378
-91	لاہور کے علاقہ مغلپورہ میں پولیس وردی میں ملبوس ملزموں کی فائرنگ سے متعلقہ تفصیلات	-----------	379

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر		
92-	معزز ممبر کو سکیورٹی فراہم کرنے کے حوالے سے جناب سپیکر کی رولنگ پر عملدرآمد کا مطالبہ	-----------	380
	تحاریک التوائے کار		
93-	محکمہ صحت کی میو ہسپتال لاہور کے ماسٹر پلان پر عملدرآمد کرانے میں ناکامی (--- جاری)	-----------	385
	پوائنٹ آف آرڈر		
94-	معزز ممبر کی معطلی پر کمیٹی تشکیل دینے کا مطالبہ	-----------	387
	تحاریک التوائے کار (--- جاری)		
95-	ڈاکٹر اور پیرامیڈیکل سٹاف کو فیس شیئر نہ دینے کا معاملہ	-----------	396
	سرکاری کارروائی		
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)		
96-	مسودہ قانون میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز ریفارمز پنجاب 2019	-----------	397
	رپورٹیں (جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)		
97-	ہسپتالوں میں سٹوریج اور ایشو کے حوالہ سے ادویات کے انتظام وانصرام پر سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال 16-2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	-----------	398
98-	چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو لاہور کی کارکردگی کے حوالے سے محکمہ داخلہ حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال 16-2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	-----------	399

نمبر شمار مندرجات		صفحہ نمبر
99۔ گندم کی خریداری کے حوالے سے محکمہ خوراک حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	-----------	399
100۔ سپیشل ڈرائنگ اکاؤنٹس کے حوالے سے حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	-----------	400
101۔ ڈیبٹ مینجمنٹ کے حوالے سے محکمہ خزانہ حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	-----------	400
102۔ لیپ ٹاپ کمپیوٹرز کی فراہمی کے ذریعے طلباء میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فروغ کے حوالے سے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	-----------	401
103۔ "پنجاب کے پوٹھوہار ریجن کے بارانی علاقوں کے آبی ذخائر کی ترقی کے حوالے سے محکمہ پی اینڈ ڈی، حکومت پنجاب کی پرفارمنس آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	-----------	401
104۔ قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	402
قرارداد		
105۔ سری لنکا میں ایسٹر کے موقع پر دہشتگردی کی پُرزور مذمت	-----------	403
پوائنٹ آف آرڈر		
106۔ اسمبلی میں معزز ممبران کے لئے سہولیات فراہم کرنے کا مطالبہ	-----------	404

نمبر شمار مندرجات		صفحہ نمبر
زیرو آر نوٹس		
107۔ ضلع خانیوال محکمہ سکولز ایجوکیشن سے ریٹائر ہونے والے ملازمین کو رخصت مع واجبات کی ادائیگی میں مشکلات کا سامنا	-----------	405
منگل،30-اپریل2019		
جلد9 : شمارہ7		
108۔ ایجنڈا	-----------	411
109۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	413
110۔ نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	414
سوالات (محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری اور اطلاعات وثقافت)		
111۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	415
112۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	456
تحاریک التوائے کار		
113۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال پتوکی میں سہولیات کی عدم دستیابی	-----------	461
سرکاری کارروائی		
مسودات قانون(جو زیر غور لائے گئے)		
114۔ مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب 2019	-----------	462
115۔ کورم کی نشاندہی	-----------	498
116۔ مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب2019(---جاری)	-----------	499
117۔ مسودہ قانون ویلج پنچائتیں اور نیبر ہڈ کونسلز پنجاب 2019	-----------	502

نمبر شمار مندرجات	صفحہ نمبر
جمعرات،2-مئی2019	
جلد9 : شمارہ8	
118- ایجنڈا -----------	513
119- تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	515
120- نعت رسول مقبول ﷺ -----------	516
پوائنٹ آف آرڈر	
121- صوبہ میں پولیو پر ایوان میں بحث کا مطالبہ -----------	517
سوالات(محکمہ ہائر ایجوکیشن)	
122- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	518
123- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	562
پوائنٹ آف آرڈر	
124- ماہ رمضان المبارک میں غرباء کو زکوٰۃ دینے کا مطالبہ -----------	568
توجہ دلاؤ نوٹس	
125- ضلع راجن پور: تحصیل روجھان دو گروپوں کی فائرنگ سے چھ افراد کا قتل -----------	573
تحاریک استحقاق	
126- چیف انجینئر ڈویلپمنٹ واپڈا کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک -----------	576
127- ڈسٹرکٹ فوڈ آفیسر پاکپتن کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار -----------	577
پوائنٹ آف آرڈر	
128- صوبہ میں پولیو ورکرز کو سکیورٹی فراہم کرنے کا مطالبہ -----------	578

نمبر شمار مندرجات	صفحہ نمبر
تحاریک التوائے کار	
129۔ لاہور کالج یونیورسٹی برائے خواتین میں وائس چانسلر کی خلافِ پالیسی تعیناتی -----------	580
130۔ صوبہ میں اقساط پر اشیاء کے کاروبار کے لئے	
واضح پالیسی تشکیل دینے کا مطالبہ -----------	582
سرکاری کارروائی	
رپورٹیں (جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)	
131۔ لینڈ ریکارڈ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم کے بارے میں بورڈ آف ریونیو	
ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی پرفارمنس آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ	
سال16-2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا -----------	583
132۔ ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرگنائزیشنز پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ	
برائے آڈٹ سال17-2016 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا -----------	584
133۔ حکومت پنجاب کے مالیاتی گوشوارے برائے	
مالی سال16-2015 کی رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا -----------	584
134۔ مدبندی حسابات محکمہ جنگلات، حکومت پنجاب کی رپورٹ	
برائے سال17-2016 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا -----------	585
135۔ سرکاری شعبے میں تجارت کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے	
آڈٹ سال18-2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا -----------	585
136۔ قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	586
قرارداد	
137۔ رمضان المبارک کے مقدس ماہ میں ٹی وی چینلز پر	
رمضان ٹرانسمیشن میں علماء کرام کو مدعو کرنے کا مطالبہ -----------	587

نمبر شمار مندرجات	صفحہ نمبر
زیرو آور نوٹس	
138- پی ایم ڈی سی کی جانب سے صوبہ کے میڈیکل اور ڈینٹل کالجز کی فیسوں میں اضافہ ------------	588
پوائنٹ آف آرڈر	
139- پنجاب پولیس کا پیپلز پارٹی کے کارکنوں کو حراساں کرنا ------------	589
140- کورم کی نشاندہی ------------	590
جمعتہ المبارک، 3- مئی 2019	
جلد 9 : شمارہ 9	
141- ایجنڈا ------------	595
142- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	597
143- نعت رسول مقبول ﷺ ------------	598
سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)	
144- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	599
145- نشان زدہ سوال اور اس کا جواب (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا) ------------	631
تحاریک التوائے کار	
146- قصور کے علاقے مصطفیٰ آباد میں مضر صحت گوشت کی سر عام فروخت------------	633
147- کورم کی نشاندہی ------------	633
148- اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------	634
149- انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(43)/2019/1998. Dated: 19th April, 2019. The following Order, made by the Acting Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Parvez Elahi,** ***Acting Governor of the Punjab***, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Monday, 22nd April, 2019 at 3:00 pm** in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Lahore
Dated: 19th April, 2019

PARVEZ ELAHI
ACTING GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ22-اپریل2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسز

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

1۔ آرڈیننس(ترمیم)صوبائی ملازمین کی سوشل سکیورٹی2019

ایک وزیر آرڈیننس(ترمیم)صوبائی ملازمین کی سوشل سکیورٹی2019ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس(ترمیم)زکوٰۃ وعشر پنجاب2019

ایک وزیر آرڈیننس(ترمیم)زکوٰۃ وعشر پنجاب2019ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4

(بی) مسودات قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ مسودہ لوکل گورنمنٹ حکومت پنجاب 2019

ایک وزیر مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب 2019 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون ویلیج پنچایت و نیبرہڈ کونسلز 2019

ایک وزیر مسودہ قانون ویلیج پنچایت و نیبرہڈ کونسلز 2019 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون کم از کم اُجرت پنجاب 2019

ایک وزیر مسودہ قانون کم از کم اُجرت پنجاب 2019 ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019

ایک وزیر مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019 ایوان میں پیش کریں گے۔

5۔ مسودہ قانون اینیمل ہیلتھ پنجاب 2019

ایک وزیر مسودہ قانون اینیمل ہیلتھ پنجاب 2019 ایوان میں پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
3۔	سید یاور عباس بخاری، ایم پی اے	پی پی۔01
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو۔331

کابینہ

1۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
2۔	جناب محمد بشارت راجا	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ*
3۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشنز نمبر SO(CAB-.II)2-13/2018 مورخہ 27،29۔اگست،12۔ستمبر، 18۔اکتوبر 2018،9۔فروری 2019 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

6

4۔	جناب یاسر ہمایوں	: وزیر ہائر ایجوکیشن وسیاحت
5۔	جناب عمار یاسر	: وزیر کانکنی ومعدنیات
6۔	جناب محمد اخلاق	: وزیر خصوصی تعلیم
7۔	جناب محمد رضوان	: وزیر تحفظ ماحول
8۔	سید سعید الحسن	: وزیر اوقاف ومذہبی امور
9۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	: وزیر محنت وانسانی وسائل
10۔	جناب محمد سبطین خان	: وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری
11۔	جناب محمد اجمل	: وزیر سماجی بہبود وبیت المال
12۔	چودھری ظہیر الدین	: وزیر پبلک پراسیکیوشن
13۔	جناب ممتاز احمد	: وزیر آبکاری ومحصولات، نارکوٹکس کنٹرول
14۔	محترمہ آشفہ ریاض	: وزیر ترقی خواتین
15۔	جناب محمد تیمور خان	: وزیر امور نوجواناں وکھیلیں
16۔	مہر محمد اسلم	: وزیر امداد باہمی
17۔	میاں خالد محمود	: وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
18۔	میاں محمد اسلم اقبال	: وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری
19۔	جناب مراد راس	: وزیر سکولز ایجوکیشن
20۔	میاں محمود الرشید	: وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
21۔	جناب محمد ہاشم ڈوگر	: وزیر بہبود آبادی
22۔	سردار محمد آصف نکئی	: وزیر مواصلات وتعمیرات
23۔	سید صمصام علی شاہ بخاری	: وزیر اطلاعات وثقافت

7

24۔	ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر زراعت
25۔	سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
26۔	جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
27۔	جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
28۔	جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
29۔	جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
30۔	جناب سمیع اللہ چودھری	:	وزیر خوراک
31۔	مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
32۔	جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
33۔	سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
34۔	محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
35۔	جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

9

4- پارلیمانی سیکرٹریز

1-	راجہ صغیر احمد	: جیل خانہ جات
2-	چودھری محمد عدنان	: مال
3-	جناب اعجاز خان	: چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
4-	ملک تیمور مسعود	: ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5-	راجہ یاور کمال خان	: سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6-	جناب سلیم سرور جوڑا	: سماجی بہبود
7-	میاں محمد اختر حیات	: داخلہ
8-	چودھری لیاقت علی	: صعنت، تجارت و سرمایہ کاری
9-	جناب ساجد احمد خان	: پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر
10-	جناب محمد مامون تارڑ	: سیاحت
11-	چودھری فیصل فاروق چیمہ	: آبکاری و محصولات، نارکوٹکس کنٹرول
12-	جناب فتح خالق	: سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
13-	جناب احمد خان	: لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
14-	جناب تیمور علی لالی	: اوقاف و مذہبی امور
15-	جناب عادل پرویز	: تحفظ ماحول

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-22/2018/2542 مورخہ 15، 24-اپریل 2019 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

16۔ جناب شکیل شاہد	:	محنت
17۔ جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
18۔ جناب شہباز احمد	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
19۔ جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی وترقیات
20۔ جناب نذیر احمد چوہان	:	سکولز ایجوکیشن
21۔ جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
22۔ جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
23۔ سید عباس علی شاہ	:	قانون وپارلیمانی امور
24۔ جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات وثقافت
25۔ میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
26۔ جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
27۔ رائے ظہور احمد	:	خوراک
28۔ سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ پروفیشنل ڈویلپمنٹ
29۔ جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی ومعدنیات
30۔ جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ وعُشر
31۔ جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
32۔ جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
33۔ جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
34۔ جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
35۔ جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات وتعمیرات

11

36۔ جناب محمد طاہر	:	زراعت
37۔ سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
38۔ جناب مہندر پال سنگھ	:	انسانی حقوق

ایڈووکیٹ جنرل

سردار احمد جمال سکھیرا

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کانواں اجلاس

سوموار،22-اپریل2019

(یوم الاثنین،16-شعبان المعظم1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام5بج کر22منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

ثُمَّ اَفِیۡضُوۡا مِنۡ حَیۡثُ اَفَاضَ
النَّاسُ وَاسۡتَغۡفِرُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا
قَضَیۡتُمۡ مَّنَاسِکَکُمۡ فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَذِکۡرِکُمۡ اٰبَآءَکُمۡ اَوۡ
اَشَدَّ ذِکۡرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّقُوۡلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا
وَمَا لَہٗ فِی الۡاٰخِرَۃِ مِنۡ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَمِنۡہُمۡ مَّنۡ یَّقُوۡلُ
رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا
عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

سورۃ البَقَرَۃ آیات 199 تا 201

پھر جہاں سے اور لوگ واپس ہوں وہیں سے تم بھی واپس ہو اور اللہ سے بخشش مانگو۔ بے شک اللہ بخشنے والا اور رحمت کرنے والا ہے(199) پھر جب حج کے تمام ارکان پورے کر چکو تو (منیٰ میں) اللہ کو یاد کرو۔ جس طرح اپنے باپ دادا کو یاد کیا کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں جو (اللہ سے) التجا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو (جو دنیا ہے) دُنیا ہی میں عنایت کر ایسے لوگوں کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں(200) اور بعضے ایسے ہیں کہ دُعا کرتے ہیں کہ پروردگار ہم کو دُنیا میں بھی نعمت عطا فرما اور آخرت میں بھی نعمت بخشیو اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھیو(201)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

صلے علیٰ نبینا صلے علیٰ محمدؐ
جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شاید حضورؐ ہم سے خفا ہیں منا کے لا
کچھ ہم بھی اپنا چہرہ باطن سنوار لیں
بوبکرؓ سے کچھ آئینے عشق و وفا کے لا
محروم کر دیا ہمیں جس سے نگاہ نے
عثمانؓ سے وہ زاویئے شرم و حیا کے لا
مغرب میں مارا مارا نہ پھر اے گدائے علم
دروازہ علیؓ سے یہ خیرات جا کے لا
کس منہ سے پیش ہوگا مظفر حضورؐ حق
اس کو شہید اسوہ آقاؐ بنا کے لا

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بلوچستان کی ہزارہ برادری کا سانحہ ہوا ہے اُس کے لئے دُعا کروادی جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! ابھی ذرا ٹھہر جائیں دُعا کرواتے ہیں۔ پہلے میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے	:	پی پی-258
2. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	:	پی پی-29
3. سید یاور عباس بخاری، ایم پی اے	:	پی پی-1
4. محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	:	ڈبلیو-331

شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری! اب آپ بات کرلیں۔

تعزیت

بلوچستان اور ماڑہ کے سانحہ میں شہداء، معزز ممبر جناب محمد طاہر پرویز کے بیٹے اور معزز ممبر سردار احمد علی دریشک کے والد کی وفات پر دعائے مغفرت

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ماڑہ کے اندر افسوسناک واقعہ ہوا جس میں 14 افراد شہید ہوئے اور ہزارہ برادری کا جو ایک سانحہ ہوا ہے اُن کے لئے دُعائے خیر کروادی جائے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جناب محمد طاہر پرویز ایم پی اے کے بیٹے کی death ہوئی ہے اُن کے لئے بھی دُعائے مغفرت کروادی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ہمارے ایم پی اے سردار احمد علی خان دریشک کے والد صاحب کی بھی death ہوئی ہے، ان سب کے لئے دُعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کی ارواح کے ایصال ثواب کے لئے دُعائے مغفرت کی گئی)

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی، پہلے ہم سوالات لے لیں اُس کے بعد پھر آپ بات کر لیں۔ آج کے یجنڈا پر محکمہ خوراک کے سوالات ہیں۔ پہلا سوال نمبر 381 سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 884 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں سستی روٹی کے منصوبہ پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*884: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں 2008 سے 2013 کے دور حکومت میں سستی روٹی سکیم پر اربوں روپے خرچ کئے گئے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ میں 2008 سے 2013 کے دوران سستی روٹی سکیم کے تحت محکمہ خوراک پنجاب کی طرف سے 504325 میٹرک ٹن گندم جاری ہوئی جس پر سبسڈی کی مد میں مبلغ 13.374۔ ارب روپے خرچ ہوئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں 2008 سے 2013 کے دور حکومت میں سستی روٹی سکیم پر اربوں روپے خرچ کئے گئے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ صوبہ میں 2008 سے 2013 کے دوران سستی روٹی سکیم کے تحت محکمہ خوراک پنجاب کی طرف سے 504325 میٹرک ٹن گندم جاری ہوئی جس پر سبسڈی کی مد میں مبلغ 13.374۔ ارب روپے خرچ ہوئے لیکن یہ سوال انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کے preview میں آتا ہے لیکن جہاں تک گندم جاری ہوئی ہے اور جتنی سبسڈی ہوئی ہے اُس کا میں نے جواب دے دیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کو یاد ہے اس حوالے سے پچھلی دفعہ بھی بات ہوئی تھی کہ یہ جو سستی روٹی سکیم ہے اس حوالے سے آڈیٹر جنرل کی طرف سے پوری ایک audit رپورٹ شائع ہوئی تھی۔ میاں محمد اسلم اقبال اس سستی روٹی کے حوالے سے آپ کو پتا ہے؟ ایک رپورٹ آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے شائع کی تھی۔ اس حوالے سے آپ کے علم میں کچھ ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش ہے۔۔۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ایک منٹ کے لئے تشریف رکھیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آپ صحیح فرما رہے ہیں اس پر آڈٹ پیرا ہے اس کی detail میں شاید ابھی نہیں بتا سکوں گا اگر آپ مجھے کچھ ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ابھی نہیں آپ اُس کو دیکھ لیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں اُس کو دیکھ لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، محترمہ اب آپ سوال کر لیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! میرا اس پر ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سکیم کو بند کرنے کی وجوہات کیا تھیں، کیا سارے پنجاب کو روٹی مل گئی تھی، کیا اس سکیم کا کوئی آڈٹ ہوا یا نہیں، کیا کوئی انکوائری رپورٹ ہے یا اس سکیم کو بغیر کسی اعلان کے بند کر دیا گیا اس کی کیا وجوہات ہیں اور منسٹر صاحب اس پر کچھ بیان فرمائیں گے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میں دوبارہ عرض کر دیتا ہوں کہ یہ سستی روٹی سکیم فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے purview میں نہیں آتی یہ محکمہ انڈسٹریز سے متعلقہ ہے وہ اس کا بہتر جواب دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: بات سنیں! اس پر پہلے بھی بات ہوئی تھی اب دوبارہ ہو رہی ہے اسی بات پر تو آڈٹ کی بات ہوئی تھی اور جو آڈیٹر جنرل ہیں اُن کا باقاعدہ اس کے اوپر ایک پیرا ہے اُس کو سامنے لا کر جیسے ابھی منسٹر انڈسٹریز نے کہا ہے کہ ہم اس کو take up کریں گے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! 2008 میں، میں بھی اپوزیشن کے بنچز پر بیٹھا ہوا تھا اُن دنوں ہم نے اس کی نشاندہی کی تھی کہ یہ اُن بد قسمت حکومتوں میں سے حکومت ہے جنہوں نے اپنی شروع کی ہوئی سکیمیں خود اپنے دور میں cap کیں جن میں سستی روٹی سکیم، مکینیکل تنور، گرین ٹریکٹر سکیم اور آشیانہ سکیم تھی جس کا ایک بھی پلاٹ فروخت نہیں ہوا۔ یہ چاروں سکیمیں بُری انتظامیہ اور بُری حکومت کی ایک مثال ہیں۔ جو انہوں نے خود شروع کیں اور خود cap کی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 994 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی کے قیام اور اغراض و مقاصد سے متعلقہ تفصیلات

***994: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی کب اور کس قانون کے تحت قائم کی گئی اور اس اتھارٹی کا مکمل دائرہ اختیار کیا ہے؟

(ب) کیا ضلع ساہیوال میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دفتر قائم ہے اگر ہاں تو کب سے اور کہاں بنایا گیا ہے دفتر ہذا میں کتنے افسران و ملازمین کب سے تعینات ہیں ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی ساہیوال کے قیام سے تاحال مکمل کارکردگی رپورٹ، جرمانہ جات اور وارننگز کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(د) فوڈ اتھارٹی کس قانون کے تحت جرمانہ کرتی ہے کیا وارننگ بھی جاری کی جاتی ہے نیز کسی بھی ہوٹل یا ریسٹورنٹ یا جگہ کا معائنہ کرنے کا معیار کیا ہے، تاحال ضلع ساہیوال میں کس کس جگہ کا معائنہ کیا، کتنی وارننگ اور کتنے جرمانے کئے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی مورخہ 2-جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی بعد ازاں مورخہ 18-جولائی 2017 کے نوٹیفکیشن کے بعد پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ اختیار صوبہ بھر میں بڑھا دیا گیا ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے سیکشن 7 کے تحت اپنے اختیارات استعمال کرتی ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 ضمنی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ساہیوال میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا قیام 28-اگست 2017 کو عمل میں آیا۔ ساہیوال میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دفتر سکیم نمبر 2 فرید ٹاؤن میں واقع ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی ساہیوال کے افسران و ملازمین کی تفصیل ضمنی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ساہیوال میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے اپنے قیام سے لے کر اب تک 17,602 احاطوں کا معائنہ کیا، 12,785 احاطوں کو اصلاحی نوٹس / وارننگز جاری کیں، 255 احاطوں کو سربمہر کیا، 1076 احاطوں کو بھاری جرمانے عائد کئے اور 23 افراد کے خلاف FIRs بھی درج کروائی گئیں۔

(د) فوڈ پریمیسز کو جرمانہ پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے سیکشن (ca)(1)13 کے تحت کیا جاتا ہے جبکہ وارننگز / اصلاحی نوٹس پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے سیکشن 16 کے تحت جاری کی جاتی ہیں۔ تمام معائنے پنجاب فوڈ اتھارٹی کے SOPs کے تحت کئے جاتے ہیں۔ ضلع ساہیوال میں معائنوں، وارننگز اور جرمانوں کی تفصیلات جواب (ج) میں درج ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کے توسط سے جز (ب) کے حوالے سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ساہیوال میں فوڈ ڈیپارٹمنٹ میں جتنے ملازمین تعینات ہیں وہ SNE کے مطابق ہیں یا اُن میں کمی پیشی ہے اور وہاں پر کوئی اور ضرورت ہے؟ منسٹر صاحب یہ بتادیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! ساہیوال میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا قیام 28۔اگست 2017 کو عمل میں آیا۔ ساہیوال میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دفتر سکیم نمبر 2 فرید ٹاؤن میں واقع ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی ساہیوال کے افسران و ملازمین کی تفضیل ضمنی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا جو معزز ممبر نے بات کی کہ جو اس وقت پنجاب فوڈ اتھارٹی ہے یہ SNE جو approved ہے اُس کے 25 فیصد ٹوٹل resources کے ساتھ کام کر رہی ہے ابھی آج سے دو تین دن پہلے وزیر اعلیٰ کے پاس سمری بھیجی ہے باقی اس کے سٹاف نے hiring کی اور دوسرے equipment کی، gadgets کی اور vehicles کی منظوری کے لئے وزیر اعلیٰ کو request کی ہے وہ جیسے ہی approve ہو کر آئے گی۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میری بات سنیں۔ یہ جو آپ کی فوڈ اتھارٹی ہے اُس کے چیئرمین کے پاس کیا اختیار ہے، وہ جتنے مرضی جرمانے کر سکتا ہے؟ وہ کسی کو دس لاکھ جرمانہ کر رہا ہے، کسی کو پانچ لاکھ جرمانہ کر رہا ہے۔ یہ کل کو جو ہمارے ٹریفک وارڈن ہیں وہ بھی دو دو لاکھ جرمانہ کرنا شروع کر دیں تو یہ کیا state of affairs ہے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! یہ اپنی مرضی اور خواہش سے قطعاً نہیں ہیں۔ اس کے SOPs بنے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ ذرا ارتار فار قانون مجھے نکال دیں کہ کس قانون میں لکھا ہے کہ فوڈ اتھارٹی کے چیئرمین کو جرمانہ کرنے کی unlimited powers ہیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! چیئرمین کے پاس unlimited powers ہیں اور نہ ہی unlimited جرمانہ، فائن کسی کو ہوا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ہو گا نہیں، ہوا ہے۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! نہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میں آپ کو ثبوت پیش کر سکتا ہوں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! آپ ایوان میں ثبوت لے آئیں اُس کے مطابق کارروائی۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! مجھے یہاں ثبوت لانے کی کیا ضرورت ہے؟ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ایسے ہو رہا ہے۔ آپ کو پتا ہی نہیں ہے۔ آپ کو اس بات کا علم ہی نہیں ہے۔ آپ کیسی بات کر رہے ہیں؟ آپ بیٹھ جائیں، تشریف رکھیں۔ آپ بیٹھیں میں بات کر رہا ہوں۔ میں آپ کو بولنے کی اجازت نہیں دے رہا ہوں، آپ بیٹھیں۔

آگے سوال چمن آئسکریم کے بارے میں ہے۔ یہ شخص جہاں چاہتا ہے اپنی مرضی سے گھس جاتا ہے اور جا کر کہتا ہے کہ دس لاکھ روپے دے دو، پانچ لاکھ روپے دے دو ورنہ پھر یہ کچھ ہو

جائے گا۔ اس کے پاس کوئی authenticated lab نہیں ہے۔ کیا اس کی اپنی لیب ہے؟ اصل لیب تو PCSIR ہے۔۔۔(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میں نے آپ کو کھڑا نہیں کیا، آپ بیٹھیں۔ PCSIR ایسی لیب ہے جس کو پورے پاکستان میں سارے تسلیم کرتے ہیں۔ سپریم کورٹ نے خود نمونے لئے اور اس لیب کو بھیجے۔ اس لیب میں جو فیل ہوا وہ فیل ہوا اور جو پاس ہوا وہ پاس ہوا۔ اس کے پاس کون سی لیب ہے، اس کا اپنا کیا تجربہ ہے، کیا یہ فوڈ technologist ہے؟ جناب محمد بشارت راجا! اس کے اوپر legislation لے کر آئیں۔ یہ بندہ خدا کا خوف کرے۔ یہ جتنا مرضی جرمانہ کر سکتا ہے، یہ کیا بات ہوئی؟

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس کے پاس کیا اتھارٹی ہے کہ یہ کسی کو پانچ لاکھ روپے جرمانہ کر دے، کسی کو دس لاکھ روپے جرمانہ کر دے اور جس کو چاہے چھوڑ دے؟ اس کا نہ کوئی تجربہ ہے۔ فوڈ اتھارٹی کا چیئرمین فوڈ technologist ہونا چاہئے اور باقاعدہ advertise ہونا چاہئے۔ اس نے یہ کیا طریقہ اپنایا ہوا ہے، یہ کوئی بات ہے کرنے والی؟ جناب محمد بشارت راجا! اس پر آپ legislation لے کر آئیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ فوڈ اتھارٹی کے پاس جو بے پناہ اختیارات ہیں آپ کو یاد ہو گا کہ آپ کے حکم کے مطابق اسی ہاؤس میں اس کے حوالے سے ایک سپیشل کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ اس کمیٹی کی بہت ساری میٹنگز ہو چکی ہیں جس میں اپوزیشن کے ممبران بھی شامل تھے اور گورنمنٹ کی بھی بھرپور نمائندگی تھی۔ وہاں ہم بہت ساری چیزوں کو دیکھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اس میں سب سے پہلی بات یہ ہے جس کو آپ نے بھی observe فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ standards کا تعین کرنا ہے کہ وہ کیا ہونے چاہئیں اس کے لئے ہمیں فیڈرل گورنمنٹ سے بھی instructions آئی ہوئی تھیں کہ ہمیں international standardization کے مطابق اپنے standard fix کرنے چاہئیں۔ چلیں، international standardization

پر نہ جائیں لیکن کم از کم ہم national standardization پر جائیں تاکہ کسی بھی آئٹم کا standard چاروں صوبوں میں یکساں ہو۔ یہ نہ ہو کہ کسی ایک شخص کے فیصلے سے ایک صوبے کو نقصان پہنچے اور ہم اس پر کام کر رہے ہیں۔ دوسری بات آپ کی جرمانے کے حوالے سے تھی۔

جناب سپیکر! آپ کی observation بالکل درست ہے۔ جرمانوں میں variation ہے اور یہ ایک صوابدیدی اختیار استعمال کیا جا رہا ہے۔ آپ کے حکم کے مطابق ہم اس کو بھی دیکھیں گے اور کمیٹی میں کوشش کریں گے کہ جرمانوں کے متعلق بھی ایک standard fix کر دیا جائے کہ اگر یہ جرم ہو گا تو اس کی سزا یہ ہو گی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ایک چارٹ بنا لینا چاہئے اور instruction دینی چاہئے کہ فلاں فلاں کوتاہی یا غلط اقدام کی یہ سزا ہے۔

جناب سپیکر! میں تیسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور آپ نے بھی یہ درست فرمایا ہے کہ یہ انتہائی طاقتور ادارہ ہے۔ اس کی کارروائی کا impact ایک عام آدمی پر بھی پڑتا ہے، ہماری بزنس کمیونٹی پر بھی پڑتا ہے اور ہماری انڈسٹری پر بھی پڑتا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ assure کرواتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی کمیٹی میں ہم اس چیز کو دیکھیں گے اور اس ادارے کی appointments کو بھی دیکھیں گے۔ Appointments کرنے سے پہلے جو ایک مروجہ طریق کار ہے اس کو بھی دیکھیں گے کہ اس کو adopt کرنا ہے یا نہیں؟ انشاء اللہ تعالیٰ ہم تمام امور کو دیکھیں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! اس میں دیکھنے والی چیز یہ ہے کہ کل کو کوئی آفیسر اُٹھ کر یا ہمارا وارڈن ہی اُٹھ کر کہے کہ میں نے اس سے ایک لاکھ روپے جرمانہ لینا ہے، اس سے دو لاکھ روپے جرمانہ لینا ہے۔ یہ کون سا قانون ہے جو ان کو empower کر رہا ہے کہ یہ سمری ٹرائل کریں؟ یہ کھڑے کھڑے سمری ٹرائل کرتے ہیں۔

میرا خیال ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے یہ تو آج تک ہوا ہی نہیں۔ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ دنیا کے مہذب ملکوں میں جو سسٹم رائج ہے وہ بھی اس طرح کرتے ہیں کہ وہ جا کر پہلے ایک ہفتہ کی وارننگ دیتے ہیں کہ آپ کی یہ چیز ٹھیک نہیں ہے اس کو ٹھیک کر لیں، اس کے بعد دوبارہ چیک کرتے ہیں پھر اگر کوئی نمونہ لینا ہو تو وہ ایک نمونہ مالک کو دیتے ہیں، ایک اپنے پاس رکھتے ہیں ایک

لیب بھیجتے ہیں۔ یہاں پر بھی نمونہ PCSIR جانا چاہئے تاکہ پتا چلے کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے؟ چار بندے اٹھتے ہیں اور نمونہ لیب میں لے جاتے ہیں۔ کسی نے ان کی لیب دیکھی ہے؟

جناب محمد بشارت راجا! کسی نے دیکھی ہے کہ ان کی لیب ہے کیا؟ کچھ بھی نہیں ہے۔ اس میں فوڈ technologists ہیں نہ اس کے اندر کوئی ایسی چیز ہے۔ ایک بندہ اٹھ کر جتنا چاہے جرمانہ کر دیتا ہے۔ یہ کون سا قانون ہے؟ یہ تو جنگل لاء ہے۔

جناب محمد بشارت راجا! آپ اس پر legislation لے کر آئیں یہ بہت نقصان کر رہے ہیں۔ یہ صوبے کا نقصان کر رہا ہے۔ آج ٹیٹرا پیک والے آئے ہوئے تھے جو آپ کو ملے اور مجھے بھی ملے ہیں۔ مکڈونلڈ والے بھی آئے ہوئے تھے اور وہ کہتے ہیں کہ ہماری products کو دنیا میں جس مرضی لیب میں لے جائیں، دبئی میں best lab ہے وہاں لے جائیں یا PCSIR میں لے جائیں۔ ان کے پاس تو چیک کرنے کے لئے کچھ ہے ہی نہیں۔ وہ کہتا ہے کہ میں ان کو نہیں چھوڑوں گا، پیپسی والوں کو کہتا ہے کہ میں ان کو نہیں چھوڑوں گا اور فلاں کو نہیں چھوڑوں گا۔

میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ کیا انہوں نے جنگل کا قانون بنایا ہوا ہے، ان کا کیا قانون ہے؟ پھر وزیر صاحب کا اُٹھ کر یہ کہہ دینا کہ یہ جرمانہ لے سکتا ہے۔ ان کو تو خیر ان چیزوں کی سمجھ نہیں ہے آپ وزیر قانون ہیں اس لئے اس کو کل take up کریں کیونکہ یہ بڑا serious issue ہے اور اس کو already آپ نے کیا ہوا ہے۔

جناب علی اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب علی اختر: جناب سپیکر! یہ کوئی ادارے نہیں تھے ان کا کوئی قانون نہیں تھا یہ جو افسران لگے ہوئے ہیں یہ اُگرائی کرنے والے لوگ تھے جو شام کو جاتی امرا میں پیسے اکٹھے کر کے بھیجتے تھے۔ اس کے پیچھے کوئی قانون نہیں ہے اور یہ سارا پیسا اکٹھا ہو کر جس جگہ پہنچتا تھا پنجاب کے ہر بندے کو پتا ہے۔ یہ انگریزوں کا قانون ہے، یہ جاتی امرا کے قانون ہیں ان کا پنجاب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ محکمہ خوراک کا سیکرٹری بھی وہ لگا ہے جو ان کا بندہ ہے۔ جو ان کا لے پالک بچہ تھا اس کو سیکرٹری خوراک لگا دیا گیا۔ اب اس معاملے میں کچھ ٹھیک نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! ہم جناب محمد بشارت راجا سے request کرتے ہیں کہ ان معاملات کو خود دیکھیں اس کو محکمہ خوراک کے پاس نہ چھوڑیں otherwise یہ پرانا سسٹم ہی چلتا رہے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جو انہوں نے بات کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ رہنے دیں، چھوڑ دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ آٹھ ماہ کا حساب دے دیں۔ میڈیا سن رہا ہے یہ بتا دیں کہ کیا آٹھ مہینوں سے پیسے جناب عمران خان کے پاس جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر! آپ نے جس بات کا نوٹس لیا ہے میں اسے appreciate کرتا ہوں اور آپ کے remarks کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ آپ نے public interest میں اتنی بڑی بات کی ہے کہ آپ کے یہ سارے الفاظ قابل تعریف ہیں۔ ہم اپوزیشن کی طرف سے آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپکر! یہ سوال بڑا اہم ہے جسے میں نے بڑا سوچ سمجھ کر کیا ہے۔ فوڈ اتھارٹی کی اتھارٹی دیکھیں کہ جز (ج) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ ساہیوال میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے اپنے قیام سے لے کر اب تک 17602 احاطوں کا معائنہ کیا۔ اس میں انہوں نے اپنی مرضی سے 12785 احاطوں کو warn کیا اور 255 احاطوں کو سیل کیا گیا۔ انہوں نے 1076 احاطوں کو بھاری جرمانے کئے اور 23 افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کروائیں۔ جو افراد ان کو پسند ہوتے ہیں ان کو یہ چھوڑ دیتے ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ settlement نہیں کرتے ان کے خلاف یہ ایف آئی آر درج کرواتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے استدعا ہے جس طرح آپ نے وزیر قانون کے ذمہ لگایا ہے چونکہ میرا سوال پبلک کا ہے لہٰذا اس کو بھی آپ کمیٹی کے سپرد کر دیں میں وہاں پر proof دوں گا۔ جو منسٹر صاحب proof مانگ رہے ہیں میں وہاں پر دوں گا کہ کیا کیا غبن ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! جب آپ سپیشل کمیٹی کی میٹنگ کریں تو اس میں جناب محمد ارشد ملک کو بھی بلا لیں اور میں جناب محمد ارشد ملک کا سوال نمبر 994 سپیشل کمیٹی نمبر 4 کو refer کرتا ہوں۔ اگلا سوال نمبر 1037 چوہدری اشرف علی کا ہے۔ تقریباً اس میں بھی وہی بات ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1227 رانا محمد افضل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال رانا منور حسین کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! سوال نمبر 1253 ہے، جواب پڑھا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب کے گوداموں میں سٹاک گندم سے متعلقہ تفصیلات

***1253: رانا منور حسین:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)　صوبہ بھر کے گوداموں میں کتنی سٹاک گندم موجود ہے تفصیل بتائیں؟

(ب)　محکمہ خوراک کے کتنے پختہ گودام ضلع وار ہیں؟

(ج)　محکمہ خوراک کے کتنے گودام کھلے آسمان تلے بنائے گئے ہیں ضلع وار بتائیں؟

(د)　محکمہ خوراک باردانہ کی تیاری اور معیار کو کس طرح سے اور موسمیاتی تبدیلی کو مد نظر رکھا جاتا ہے اور اس کے لئے کیا انتظام کیا جاتا ہے؟

(ہ)　محکمہ خوراک میں باردانہ کی تقسیم کے وقت سٹاکسٹ سے کس طرح جان چھڑائی جاسکتی ہے جبکہ صحیح حقدار زمیندار کو صحیح طور پر باردانہ آسان طریقہ سے پہنچانے کے لئے کیا حکمت عملی ہے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) مورخہ 10.04.2019 تک صوبہ بھر کے گوداموں میں 16,99,334 میٹرک ٹن گندم موجود ہے۔

(ب) محکمہ خوراک کے پاس 193 پختہ گودام (خریداری مراکز) موجود ہیں۔ ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ خوراک کے پاس 189 عارضی خریداری مراکز کھلے آسمان تلے بنائے گئے ہیں۔ ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) گندم ذخیرہ کرنے کے لئے محکمہ خوراک خریداری حدف کے مطابق حسبِ ضرورت پولی پراپلین تھیلہ (گنجائش 50 کلو گرام) اور جیوٹ بوری (گنجائش 100 کلو گرام) خرید کرتا ہے۔ موسم سرما میں اور بارش کے ممکنہ اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے تمام گوداموں میں پولی پراپلین تھیلے میں بھر کر ذخیرہ کی جاتی ہے جبکہ گرم موسم اور بارش سے باردانہ گندم کو محفوظ رکھنے کے لئے گنجیوں میں اندرونی طرف پی پی تھیلہ جبکہ گنجی کے باہر والی طرف بطور حفاظتی حصار جیوٹ بوری ذخیرہ کی جاتی ہے۔

مزید برآں مناسب اونچائی کے تھڑا جات پر گنجیاں ذخیرہ کی جاتی ہیں اور ترپال / گنجی کیپ سے ڈھانپ کر رکھا جاتا ہے تاکہ گرمی، بارش اور موسمی اثرات سے باردانہ اور گندم محفوظ رہ سکے۔ پی پی تھیلہ جات کی تیاری کے وقت تھیلے کو گرمی کے مضر اثرات سے بچانے کے لئے خاص کیمیائی اجزاء بھی شامل کئے جاتے ہیں۔ باردانہ کی خریداری کے وقت متعلقہ ماہرین کی سفارش اور سائنٹیفک لیبارٹری سے باقاعدہ معیار کی جانچ بھی کروائی جاتی ہے۔

(ہ) محکمہ خوراک نے باردانہ کی منصفانہ تقسیم کے لئے مندرجہ ذیل طریق کار اختیار کیا ہے۔ مورخہ 8-اپریل تا 17-اپریل 2019 تک کاشتکاروں سے درخواستیں برائے حصول باردانہ طلب کی ہیں۔ مذکورہ درخواستوں کی کمپیوٹرائزڈ جانچ پڑتال پنجاب لینڈ اتھارٹی صوبائی سطح پر کرے گی اور تصدیق شدہ لسٹیں خریداری مراکز پر آویزاں کر دی جائیں گی۔ صحیح قرار دی جانے والی درخواستیں اور خریداری مراکز سے ملحقہ ایکڑ زیر کاشت کی

تعداد کو مد نظر رکھ کر صوبائی نگران کمیٹی فی ایکڑ باردانہ کی حد کا تعین کرے گی۔ ہر ضلع کے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کا تقرر بطور ضلعی انچارج خریداری مہم کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں نے سوال کیا تھا کہ محکمہ خوراک کے کتنے گودام کھلے آسمان تلے بنائے گئے ہیں اس کی ضلع وار detail بتائیں؟ یہ ضلع وار detail تو آگئی ہے جو ٹیبل پر پڑی ہے لیکن اس میں میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کیونکہ بڑے عرصے سے یہ طریق کار چلا آرہا ہے کہ باہر گوداموں سے نکال کر گنجیاں لگا دی جاتی ہیں اور سالہا سال گندم وہاں پر خراب ہوتی ہے۔ اس کو دیمک لگ جاتی ہے اور اس میں کئی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں بلکہ جب گندم expire ہو جاتی ہے تو پھر اس کو dispose of کیا جاتا ہے تو یہ سلسلہ کب تک جاری رہے گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چوہدری): جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ ہمارے پاس گوداموں میں جتنی storage capacity ہے ہم اتنی گوداموں میں سٹور کرتے ہیں۔ باقی جو ایک مروجہ طریقہ چلتا آرہا ہے ہم کوشش کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری یہ شدید خواہش ہے کہ ہم جتنی بھی گندم ذخیرہ کریں اس کو بین الاقوامی طریق کار جیسے silo پر stock کر رہے ہیں ہم نے PP ماحول پر دو اضلاع میں جا کر اس کی ابتداء کر دی ہے۔

جناب سپیکر! ڈیرہ غازی خان میں ایک مانہ آمدانی سنٹر پر concrete silos ہیں وہاں اس کا افتتاح ہو چکا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ اس دفعہ اس procurement میں گندم وہیں پر سٹور ہو گی۔ یہ بات بالکل درست ہے لیکن محکمہ خوراک وقت کے ساتھ ساتھ fumigation کرواتا رہتا ہے اس کی جو سٹوریج ہے وہ سٹوریج proper ہوتی ہے اور پوری ذمہ داری کے ساتھ کی جاتی ہے۔ ماضی میں تین تین سال کا سٹاک تھا جو موجودہ اپوزیشن نے اکٹھا کر کے رکھا ہوا تھا اور اس کے خراب ہونے کا احتمال زیادہ تھا لیکن اللہ نے کرم کیا ہے اور اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں سرخرو کیا۔ ایک huge quantity تھی تاریخ میں اتنا بڑا سٹاک کبھی نہیں جمع ہوا جتنا اس سال یہ ہمارے پاس 7.2 میٹرک ٹن کا سٹاک چھوڑ کر گئے جو گزشتہ تین چار سالوں کا carry forward چلا آرہا

تھا۔ اللہ تعالیٰ نے کرم کیا اس دفعہ اس پر جو معزز ممبر رانا منور حسین نے خدشات کا اظہار کیا تو انشاءاللہ پوری کوشش ہوگی کہ گندم کو خراب ہونے سے بچایا جائے۔ شکریہ

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میرے سوال کا جو جز(ح) ہے اس میں میں نے باردانہ کی تقسیم کے بارے میں پوچھا تھا تو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جواب آیا ہے کہ درخواستیں وصول ہو رہی ہیں اور اس کی لسٹیں آویزاں کی جائیں گی۔ یہ تو ایک پرانا طریق کار ہے ہمیشہ سے یہ درخواستیں لی جاتی ہیں، لسٹیں آویزاں ہوتی ہیں اور لوگ بے چارے رُل جاتے ہیں۔ ان دو مہینوں میں جو گندم کی crushing کا سیزن ہوتا ہے اس میں چھوٹا زمیندار بہت زیادہ crisis کا شکار رہتا ہے۔ اس میں ہوتا یہ ہے کہ جب گندم کا crushing season شروع ہوتا ہے اور جب درخواستیں دی جاتی ہیں تو مڈل مین درمیان میں آ کر پتا نہیں کہاں سے لسٹیں چرا تا ہے۔

جناب سپیکر! اب بھی یہی کام ہو رہا ہے آپ AC صاحبان کے دفتر کو دیکھیں، آپ suddenly اس کا visit کروائیں، آپ ان کی رپورٹ منگوائیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ harvesting season کہیں ناں، crushing تو گنے میں آ جاتی ہے۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! sorry, harvesting season! معذرت چاہتا ہوں۔ Harvesting season میں اس وقت بھی یہی ہو رہا ہے اور مڈل مین پتا نہیں کہاں سے آ گئے ہیں؟ انہوں نے لوگوں کی فردیں نکالنا شروع کر دی ہیں اور جو اصل زمیندار ہیں ان کو پتا نہیں ہے، ان کے شناختی کارڈوں کی کاپیاں چوری ہو گئی ہیں اور ان کی فردیں لے لی گئی ہیں۔ ان کی فردیں کسی اور بندے نے لے کر ان کی درخواستیں جمع کرا دی ہیں اور جب درخواستیں جمع کرانے اصل بندہ جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ آپ کی درخواست تو پہلے جمع ہو گئی ہے۔ یہ آپ کے شناختی کارڈ کی کاپی لگی ہوئی ہے تو میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہ باردانہ کے لئے کرتے ہیں؟

رانا منور حسین: جناب سپیکر! جی، یہ باردانے کے لئے کرتے ہیں۔ باردانہ کے لئے پچھلے سالوں میں بھی بڑی کوشش کی گئی ہے، جب یہ سیزن آتا ہے تو ہر سال اسمبلی کے floor پر بات ہوتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ اس حکومت اور اس اسمبلی کا تو پہلا سیزن ہے ناں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! اس میں آپ کو عرض کرتا ہوں کہ آج سیشن شروع ہوا ہے، ابھی انشاءاللہ harvesting ہو رہی ہے اور شروع ہے آپ دیکھ لینا کہ یہی مسئلے جو میں آج آپ کو عرض کر رہا ہوں، تو یہ اس کو روکنے کے لئے کیا میکنزم بنا رہے ہیں، کیا اس وقت ہم مڈل مین کو روک پائیں گے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کو چیک کریں۔ جی، ٹھیک ہے۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! ماضی میں یہ ہوتا رہا ہے اور اپنوں کو نوازنے کے لئے یہ ریکارڈ میں embezzlement کر کے خسرہ گرداوری جعلی بنوا کر اس میں یہ اپنے بندوں کو accommodate کرتے رہے ہیں۔ یہ کوئی specific case بتائیں تو قانون کے مطابق اس کے خلاف کارروائی ہوگی۔ ہم کسی کو بھی spare نہیں کریں گے۔ ہم نے transparent طریق کار اختیار کیا ہے پہلے جو درخواستیں لی ہیں ان کی scrutiny کر کے لسٹیں آویزاں ہوں گی۔ جن کو کوئی problem ہوگی بلکہ ٹیلیفون پر ان کو messages بھی جا رہے ہیں جن سے applications لی ہیں، جن پر کوئی allegation ہے یا scrutiny میں جو درخواستیں رہ گئی ہیں ان کو بھی اس مرتبہ اطلاع کی جا رہی ہے۔ اگر کوئی specific case ہے تو دیں ہم transparent طریقے سے procurement کریں گے اور انشاءاللہ یہ ایک مثالی procurement ہوگی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! ---

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! ہمارے ہاں اس وقت جو پرائیویٹ گندم ہے اس کا ریٹ 900 روپے ہو چکا ہے، گندم کی خریداری کا مسئلہ ہے اور بارشوں کی وجہ سے گندم کا color change ہو گیا ہے۔ اگر وہ گندم گورنمنٹ لے گی تو گورنمنٹ کے گلے پڑ جائے گی اور اگر عوام سے گندم نہیں لیتی تو عوام مرتی ہے۔ اس کا کوئی حل نکالا جائے۔

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر!انشاءاللہ تعالیٰ کل وزیر اعلیٰ پنجاب ساہیوال میں گندم کی کٹائی کا آغاز کریں گے اورافتتاح کریں گے۔ آج کل پرائیویٹ مارکیٹ میں گندم کاریٹ سننے میں آرہاہے وہ الحمدللہ بہتر ریٹ ہے۔ بہاولنگر کی مارکیٹ سے جو ریٹ سننے میں آیاوہ1220اور1210روپے ہے اور کہیں1200روپے بھی سننے میں آیاہے لیکن حکومت نے جو procurement شروع کرنی ہے اس میں دوچار دن دیر ہے تو ہم انشاءاللہ کاشتکار کو پورا ریٹ دیں گے۔

چودھری مسعود احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری مسعود احمد: جناب سپیکر!میں گزارش کرنا چاہتا ہوں اور جس طرح پہلے معزز ممبران نے باتیں کی ہیں یہ شروع سے ہی ساری غلط practice ہے۔اب منسٹر صاحب یہ فرمارہے ہیں، میں نے کل CDA میں ایک پٹواری کو اپنے سرکل میں 400 بندوں کے نام جعلی identify کئے ان کے شناختی نمبران سے verify کروائے کہ یہ چولستان کے بندے ہی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر!یہ ممکن ہی نہیں ہے آپ مہربانی کریں اور یہ معاملہ کمیٹی کے سپرد کردیں۔ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کبھی بھی نہیں چاہے گا کہ یہ proper transparent طریقے سے باردانہ تقسیم ہو۔زمیندار کے ساتھ سراسر یہ ظلم ہے اور کسی صحیح زمیندار کو باردانہ نہیں ملتا۔مافیا موجود ہے جو فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ملا ہوا ہے اور سارا ڈرامہ وہاں کرتے ہیں غریب آدمی ذلیل ہوتا پھرتا ہے۔اس کی گندم 800 اور 900 روپے وہاں تک بکے گی اور 1300روپے ریٹ مڈل مین لے جائیں گے۔

جناب سپیکر!اس کا طریق کار بالکل غلط ہے آپ ایک کمیٹی بنائیں اور ہم اس میں ثابت کریں گے کہ یہ طریق کار آسان ہونا چاہئے اور صحیح ہونا چاہئے۔جہاں ایک آدمی مستاجر ہے اس نے مستاجری یعنی ٹھیکہ پر زمین کاشت کی ہوئی ہے اس کا مالک ملتان اور لاہور بیٹھا ہوا ہے تو جب اس کی ownership کی بات آئے گی جب ریونیو کمپیوٹر میں جائے گا تو اس مالک کا نام بھی نہیں ہوگا تو اس کو باردانہ نہیں ملے گا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی سادہ سی بات ہے یہ اتنی راکٹ سائنس نہیں جو چل رہی ہے۔ ہر سال گندم کی procurement پر یہی problems آتے ہیں کہ زمیندار جو صحیح حقدار ہے وہ بالکل باردانہ حاصل نہیں کر سکتا ہے اور جس ذلالت سے وہ باردانہ کی سپلائی لیتا ہے اور جس طرح وہ باردانہ لیتا ہے جس طرح گندم کو بھر کر وہ 48،48 گھنٹے باہر جہاں پر گندم جاتی ہے اور لی جاتی ہے وہاں ذلیل ہو رہا ہوتا ہے، پھر اس کو پیسے نہیں ملتے اور پھر وہ ان بلوں کے لئے سفارشیں کرواتا ہے۔ آپ ابھی بھی دیکھ لیں، اس دفعہ بھی ہم نے کہا ہے اور آج بھی میں نے وزیر اعلیٰ کو request کی ہے کہ please اس سسٹم کو تبدیل کریں۔

جناب سپیکر! میں سادہ سی بات کرتا ہوں اور کوئی ایسی بات نہیں ہے جو قابل عمل نہ ہو۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ تحصیلدار چک میں چلا جائے، وہاں پر لمبردار موجود ہے، وہاں پر امام مسجد، کونسلر موجود ہے اور ہر گاؤں میں دو دو، تین تین groups ہیں۔ جب پٹواری کی لکھی ہوئی کاشت کو عام لوگوں کے سامنے تحصیلدار verify کرے گا تو پھر یہ groups کبھی بھی غلط کام نہیں ہونے دیں گے۔ یہ سیدھی سی بات ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ چلیں، پہلے جو ہوتا رہا ہے اس کو چھوڑ دیں۔ اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہو سکتی کہ اس دفعہ سب کاشتکاروں کو across the board باردانہ ملنا چاہئے۔ کوئی زمیندار حکومت سے تعلق رکھتا ہے یا نہیں لیکن اسے باردانہ ملنا چاہئے۔ کاشتکار چاہے کسی بھی جماعت سے تعلق رکھتا ہو اس کو گندم کے لئے باردانہ ملنا چاہئے اس کے لئے کوئی میکنزم طے ہونا چاہئے اور یہ باردانہ ایک transparent طریقے سے تقسیم ہونا چاہئے۔ اضلاع کے اندر بہت سے آفیسرز موجود ہیں تو ان سب کی باردانہ کی تقسیم اور گندم کی خریداری کے لئے ڈیوٹی لگائی جائے۔ منسٹر صاحب! گندم کی کتنی دیر procurement ہوتی ہے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! تقریباً ایک ماہ کے اندر اندر گندم کی procurement ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ ایک مہینے کے لئے اضلاع کے سب آفیسرز کو اسی کام پر لگا دیں کیونکہ اس سے حکومت کی نیک نامی ہو گی اور اسی کی وجہ سے حکومت کی بدنامی بھی ہو سکتی ہے۔ اس سے عام زمینداروں اور کاشتکاروں کو فائدہ اور نقصان ہو سکتا ہے لہٰذا باقی کام چھوڑ کر اس کام کو ترجیح دی جائے۔ اس کام کے لئے دوسرے محکموں کو بھی involve کیا جائے۔ جیسا کہ ابھی چودھری مسعود احمد نے کہا ہے کہ تحصیلدار کی ڈیوٹی لگائی جائے۔

علاوہ ازیں معزز ممبران اسمبلی چاہے ان کا تعلق کسی بھی جماعت سے ہے ان کو بھی اس کی ownership دیں۔ جب آپ اپنے مخالف کو یہ حق دیں گے تو اس سے حکومت کی ساکھ بہتر ہو گی کہ یہ حکومت across the board کام کر رہی ہے۔ ایسا نہ کیا جائے کہ اگر کسی کا تعلق مسلم لیگ (ن) یا کسی اور مخالف جماعت سے ہے تو ان کو باردانہ نہ دیا جائے۔ خُدا کے لئے گندم کی خریداری کے حوالے سے یہ سمجھا جائے کہ ساری جماعتوں سے تعلق رکھنے والے کاشتکار اور زمیندار آپ ہی کے ہیں۔ یہ سارے کاشتکار اور زمیندار پاکستان اور پنجاب کے ہیں لہٰذا اس سوچ کو بالکل ختم کر دیں اور ان کو مشاورت میں شامل کیا جائے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس معزز ایوان کی یہ روایت رہی ہے کہ جب بھی زراعت کا مسئلہ آیا تو تمام جماعتوں سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران نے ہمیشہ مثبت بات کی ہے۔ جس طرح معزز ممبر چودھری مسعود احمد نے بات کرتے ہوئے اپنے concern کا اظہار کیا ہے اور وزیر خوراک نے اس کا جواب بھی دیا ہے۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب کو اس بات کا پہلے سے ادراک ہے۔ انہوں نے well before time اس کے لئے باقاعدہ meetings کی ہیں اور انہوں نے تمام وزراء کی ہر ضلع میں ڈیوٹیاں لگا دی ہیں۔ تمام اضلاع میں منسٹر صاحبان wheat procurement کی نگرانی کریں گے۔

جناب سپیکر! میں اپنے تمام معزز ممبران کی آگاہی کے لئے عرض کروں گا کہ جس منسٹر کی جس ضلع میں ڈیوٹی لگائی گئی ہے وہ متعلقہ ضلع میں لازماً wheat procurement کی نگرانی کرے گا اور ایم پی اے صاحبان بھی اس بات کو یقینی بنائیں کہ اگر ان کے اس حوالے سے کوئی concerns ہیں تو منسٹر صاحب کو بتائیں، انشاءاللہ تعالیٰ ان کے concerns کو دُور کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! تمام منسٹر ز اپنے اپنے اضلاع میں wheat procurement کی نگرانی کے لئے جارہے ہیں۔ ہم اس بات کو ensure کریں گے کہ باردانہ کی تقسیم across the board کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! میرا اس حوالے سے ذاتی تجربہ ہے۔ میں بطور وزیر اعلیٰ اس معاملے میں پوری طرح involve رہا ہوں۔ معزز ممبران کی اکثریت دیہات سے تعلق رکھتی ہے اور ہمیں اس بات کا بخوبی علم اور احساس ہے۔ یہ اس لیول کا کام نہیں ہے کہ باہر سے منسٹر جائے اور وہ wheat procurement کی نگرانی کرے۔ اس کو کچھ پتا نہیں چلے گا اور اس کو کچھ سمجھ نہیں آئے گی۔ آپ wheat procurement کے معاملے کو decentralize کریں۔ اس کو یونین کونسل کے لیول پر لے کر جائیں اور وہاں پر تمام لوگوں کو اس میں شامل کریں۔ آپ نے گندم خریدنی ہے۔ اب گندم پر تو کوئی مہر نہیں لگی ہوگی کہ یہ ق، ن یا ج کی ہے۔

آپ کو یاد ہے کہ میں بھی منسٹرز کی ڈیوٹیاں لگاتا تھا۔ محرم الحرام میں تو ٹھیک ہے کہ منسٹر صاحبان کی ڈیوٹیاں لگانے سے کام چل جاتا ہے لیکن گندم کی procurement کے بارے میں صرف منسٹر صاحبان کی ڈیوٹیاں لگانے سے کام نہیں چلے گا۔ اس کام کے لئے آپ کو یونین کونسل کی سطح پر ایک mechanism بنانا پڑے گا۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! میری ڈیوٹی ضلع ملتان میں لگائی گئی ہے اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ وہاں پر across the board باردانہ کی تقسیم ہو گی۔ میں نے پورے ملتان میں visit کیا ہے اور میں challenge سے کہتا ہوں کہ مجھے کوئی ایک شکایت بتا دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اپنی ذاتی بات نہ کریں۔ یہاں پر کوئی بھی ذاتی بات نہ کرے۔ آپ تشریف رکھیں۔

چودھری مسعود احمد: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے ایک منٹ بات کرنی چاہوں گا۔

جناب سپیکر: آپ مختصر بات کر لیں۔

چودھری مسعود احمد: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ محکمہ خوراک کے نچلے سٹاف نے یہ harassment پھیلائی ہوئی ہے کہ حکومت کے پاس پیسے ہیں اور نہ ہی یہ گندم خریدی جائے گی۔

جناب سپیکر! دوسری گزارش یہ ہے کہ یہی باردانہ غلہ منڈیوں میں جاتا ہے اگر کوئی ایجنسی چیک کرے تو آپ کو یہی سرکاری باردانہ غلہ منڈیوں میں ملے گا لہٰذا اس کا تدارک کیا جائے۔

جناب سپیکر! تیسری گزارش یہ ہے کہ ہماری زمینوں پر زرعی ٹیکس لگایا جاتا ہے اس کے ساتھ ساتھ زرعی انکم ٹیکس بھی وصول کیا جاتا ہے۔ اب ہماری حکومت پنجاب نے زرعی انکم ٹیکس کی وصولی روک دی ہے۔ بورڈ آف ریونیو کی طرف سے باقاعدہ لیٹر جاری کیا گیا ہے کہ ہم زرعی انکم ٹیکس پر دوبارہ غور کریں گے، اس کی دوبارہ legislation کی جائے گی اور پھر یہ وصول کیا جائے لیکن اس کے باوجود FBR والوں نے زمینداروں کو نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ زمینداروں کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہو رہی ہے۔ صوبہ سندھ اور صوبہ پنجاب میں زرعی انکم ٹیکس اور زرعی ٹیکس میں کافی فرق ہے۔

جناب سپیکر: چودھری مسعود احمد! اس معاملے کو بعد میں دیکھ لیں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، ملک ندیم کامران!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے۔ اس حوالے سے آپ نے بڑی اچھی instructions دی ہیں۔ اس بارے میں پورے ہاؤس کے بڑے concerns ہیں۔ دو ایسے steps اُٹھائے گئے ہیں کہ جس کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ معاملات manage نہیں ہو رہے۔ محکمہ خوراک کی تاریخ میں آج تک یہ کبھی نہیں ہوا کہ procurement کے دوران یا اس سے ایک دو روز پہلے سیکرٹری خوراک کو تبدیل کر دیا جائے۔ جب گندم کی

procurementشروع ہونی ہوتی تھی تو اس سے پندرہ دن پہلے محکمہ خوراک میںtransfer and postingپر پابندی لگادی جاتی تھی۔

جناب سپیکر! محکمہ خوراک کی تاریخ میں یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ جیسے ہی گندم کی procurementکا وقت آیا تو محکمہ خوراک کے سیکرٹری کو تبدیل کر دیا گیا۔We have another very good Secretary right now.اس وقت محکمہ خوراک کے جو سیکرٹری لگائے گئے ہیں وہ بڑےcompetentہیں لیکن جو پہلے کام ہو چکا ہے اسے وہ ایک یا دو دن میں ٹھیک نہیں کر سکتے۔ یقیناً انہیں محنت کرنی پڑے گی، منسٹر صاحب اور ان کی ساری ٹیم کو بھی محنت کرنی پڑے گی۔ اس وقت آفیسرز گیلری میں محکمہ خوراک کے جو ڈائریکٹر بیٹھے ہوئے ہیں وہ اس چیز کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ یہ ایک بڑاsensitiveمسئلہ ہے۔ جس طرح بارشیں ہوئی ہیں اور طوفان آیا ہے تو زمیندار اپنی گندم کی خریداری کے حوالے سے بہت متفکر ہے۔ اس بارے میں آپ کی طرف سے دی گئی ہدایات پر پوری طرح سے عملدرآمد ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! ابھی جناب محمد بشارت راجانے فرمایا ہے کہwheat procurementکی نگرانی کے لئے منسٹر صاحبان کی ڈیوٹیاں لگائی گئی ہیں اور وہ اپنے اپنے اضلاع میں جائیں گے۔ یہ practiceپہلے بھی چلتی رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بات ضرور کہنا چاہوں گا کہ پہلے متعلقہ اضلاع کے ایم پی اے صاحبان سے بھیguidelineلی جاتی تھی لیکن یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) سے تعلق رکھنے والے ایم پی اے صاحبان کوwheat procurementکی نگرانی اور مشاورت میں شامل نہیں کیا گیا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! معزز ممبر ملک ندیم کامران جب آپ کی حکومت تھی تو کیا آپ ہمارے ایم پی اے صاحبان سے مشاورت کرتے تھے؟

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! جناب مراد راس! آپ ہمیں شامل کئے بغیر گندم کی procurementکرنا چاہتے ہیں تو ضرور کریں۔

جناب سپیکر: معزز ممبران! آپ پچھلی باتوں کو نہ دُہرائیں بلکہ اچھی بات کریں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں تو حقیقت بیان کر رہا ہوں کہ ہمارے کسی ایم پی اے کو میٹنگ میں بلایا جاتا ہے، ان سے کوئی بات کی جاتی ہے اور نہ ہی ان سے کوئی feedback لیا جاتا ہے۔ اگر یہ اکیلے کام کرنا چاہتے ہیں تو اس پر بھی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ مناسب نہیں، ہم سب معزز ممبران اس وقت صرف wheat procurement پر focus رکھیں کیونکہ ہم اس حوالے سے کوئی میکنزم بنانے کی بات کر رہے ہیں۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! میرا حلقہ سندھ بارڈر کے ساتھ ہے۔ یہ پنجاب کا آخری حلقہ ہے۔ چونکہ جنوبی پنجاب میں گندم کی کٹائی سب سے پہلے شروع ہوتی ہے اور میرے حلقہ میں سندھ کے ساتھ کٹائی شروع ہو جاتی ہے۔ وہاں پر اب تک تقریباً 95 فیصد گندم کی کٹائی ہو چکی ہے اور یہ گندم کھلے آسمان تلے پڑی ہوئی ہے۔ بارشوں کی وجہ سے کافی زیادہ نقصان ہو چکا ہے لیکن وہاں پر ابھی تک باردانہ کی تقسیم شروع نہیں ہوئی۔ جب باردانہ کی تقسیم شروع ہو گی تو وہ محکمہ خوراک کے عملہ کے لوگ اور بروکر مل کر باردانہ لے لیں گے اور وہاں کے کاشتکار اور زمیندار اس سے محروم رہیں گے۔

جناب سپیکر: آپ کا علاقہ کون سا ہے؟

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! میرا علاقہ صادق آباد اور میرا حلقہ پی پی-266 ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر کے اُٹھائے گئے issue کا ذرا پتا کرا لیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! معزز ممبر کی بات کسی حد تک درست ہے کہ صادق آباد میں گندم باقی صوبہ پنجاب کے مقابلے میں پہلے پک جاتی ہے۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہاں ساری باتیں ماضی سے متعلق ہوئی ہیں کہ ماضی میں یہ ہوتا رہا، ماضی میں فلاں ہوتا رہا۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی تو گندم پڑی ہے اور ہم تو حال کی بات کریں گے ناں!

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! ہمیں کچے کا belt لگتا ہے تو وزیر خوراک باردانہ کے حوالے سے کمیٹی بنائیں تاکہ باردانہ کی منصفانہ تقسیم ہو۔ شکریہ

میاں فرخ ممتاز خان مانیکا: جناب سپیکر! میں مختصر صرف یہ گزارش کرنا چاہ رہا ہوں کہ دونوں اطراف سے تجاویز آئیں، مسائل کا بھی پتا چل گیا اور بڑی اچھی بحث ہو گئی ہے۔ وزیر خوراک اور وزیر قانون نے ان تجاویز کو نوٹ بھی کر لیا۔ ایک مسئلے کے حوالہ سے یہاں پر بات نہیں ہو سکی جس کو میں اور میرا علاقہ face کر رہا ہے کہ پنجاب میں محکمہ خوراک اور پاسکو دونوں محکمے گندم خریدتے ہیں اور ان دونوں محکموں کو تحصیلیں divide کر کے دی ہوئی ہیں۔ جیسے ضلع پاکپتن کی دو تحصیلیں ہیں جس میں تحصیل عارفوالا میں محکمہ خوراک گندم خرید رہا ہے اور تحصیل پاکپتن پاسکو کے پاس ہے۔ محکمہ پاسکو کے ساتھ محکمہ خوراک پنجاب کا کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ پاسکو مرکز کا محکمہ ہے اور پاسکو والے کسانوں کی تباہی مچا دیتے ہیں کیونکہ اُن کو کوئی پوچھنے والا ہی نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ اس حوالے سے منسٹر صاحب سے بات کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! جس طرح ابھی ملک ندیم کامران فرما رہے تھے ہم نے چونکہ پچھلے پانچ سال حزب اختلاف میں گزارے ہیں تو پچھلی حکومت کے دوران باردانہ کے حوالے سے جو کمیٹیاں بنی تھیں اور میں اپنے بھائی ملک ندیم کامران کی correction کر دوں کہ ہمیں پچھلی حکومت کے دوران اُن کمیٹیوں میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ میرے بھائی رانا مشہود احمد خان پچھلی حکومت میں وزیر رہے ہیں تو 2014 میں انہوں نے یہاں on the floor of the House فرمایا تھا کہ ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹیز میں ممبران حزب اختلاف کو شامل کیا جائے گا لیکن ایسا نہیں ہوا۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! میں آپ کی بات کی بالکل تائید کر رہا ہوں بلکہ ہمارے لوگوں کو بھی کہا گیا تھا لیکن یہ اُس پارٹی سے ہیں کہ انہوں نے ہمارے لوگوں کو باردانہ کی ایک بوری بھی نہیں دی تھی لیکن میں کہہ رہا ہوں کہ آپ ان کی پالیسی کو نہ اپنا کر credit لیں، آپ اس دفعہ یہ کر کے دیکھیں انشاءاللہ آپ کو اس کا credit ملے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر موصوف کو ایک تجویز دوں گا کہ ہمارے دیہات میں یہ روایت نہیں ہے کہ ہماری بچیاں بنک میں جا کر اپنا اکاؤنٹ کھلوائیں تو اس میں power of attorney کا اختیار دے دیا جائے۔

جناب سپیکر: دیہاتوں میں واقعی اس طرح کے مسائل ہیں تو اس کا کوئی حل نکالنا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں اپنی حکومت سے گزارش کروں گا کہ اس دفعہ across the board ہونا چاہئے ہمیں یہ نہیں کہنا چاہئے کہ کوئی کاشتکار پاکستان مسلم لیگ (ن) کا ہے یا پاکسان مسلم لیگ (ق) کا ہے کیونکہ ہم پچھلے پانچ سال حزب اختلاف میں رہ کر یہ بھگت چکے ہیں اور ہم اُنہی بنچوں پر بیٹھ کر یہی باتیں کرتے تھے لیکن ہماری بات نہیں مانی جاتی تھی اور آج مجھے بڑی خوشی ہو رہی ہے کہ میرے سارے بھائی وہی باتیں کر رہے ہیں جو باتیں ہم پچھلے پانچ سال کرتے رہے ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: اچھا جی، یہ سوال نمبر 1269 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1314 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں ذخیرہ شدہ گندم سے متعلقہ تفصیلات

*1314: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت محکمہ کے پاس کتنی گندم ذخیرہ ہے اس میں سے کتنی اوپن سٹاک اور کتنی covered سٹاک میں ضلع وار موجود ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ذخیرہ شدہ گندم پر روزانہ کی بنیاد پر سود و دیگر کتنے اخراجات آ رہے ہیں؟

(ج) Blue Book کے مطابق کتنا سٹاک صوبہ کے عوام کے لئے فوڈ سکیورٹی reserve رکھنا ہوتا ہے؟

(د) کیا محکمہ نے آنے والی سکیم 20-2019 کے statistics گندم فصل کتنی ہو گی فنڈز / بجٹ کتنا درکار ہو گا اور سود کی شرح کیا ہو گی طے کر لئے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت آنے والی گندم کی بروقت خریداری کے لئے مناسب تعداد میں باردانہ کا انتظام کر لیا ہے اور کسانوں / زمینداروں کی سہولت کے لئے خرید گندم کے کیا اقدامات کئے ہیں، ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) اس وقت محکمہ خوراک کے پاس 16,99,334 میٹرک ٹن گندم موجود ہے جس میں سے 10,39,715 میٹرک ٹن گندم گوداموں میں ذخیرہ شدہ ہے جبکہ 6,59,619 میٹرک ٹن گندم کھلے آسمان تلے گنجیوں کی شکل میں ذخیرہ ہے۔ ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ذخیرہ شدہ گندم پر مبلغ 11 کروڑ 14 لاکھ 31 ہزار روپے روزانہ کی بنیاد پر خرچ ہو رہے ہیں۔

(ج) صوبہ کی عوام کے لئے فوڈ سکیورٹی reserve کے طور پر 10,00,000 میٹرک ٹن گندم رکھنا ہوتی ہے۔

(د) محکمہ زراعت کے تخمینہ کے مطابق اس وقت گندم کی 19.370 ملین میٹرک ٹن پیداوار متوقع ہے۔ تاہم سکیم 20۔2019 کے تحت 130۔ارب روپے مالیت کی گندم کی خریداری کے لئے بنکوں سے قرض کے حصول کے لئے کارروائی زیر عمل ہے۔ جس کے لئے بنکوں سے مورخہ 27۔مارچ 2019 کو ٹینڈر حاصل کرنے کے لئے اخبار میں 9۔مارچ 2019 کو اشتہار شائع ہو چکا ہے۔ موصولہ پیشکش (بڈز) پر شرح سود کا فیصلہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی بنائی ہوئی کمیٹی زیر سرپرستی وزیر زراعت پنجاب ماہ اپریل 2019 میں کرے گی۔

(ہ) حکومت پنجاب نے کسانوں سے 130-ارب روپے سے زائد مالیت کی گندم خریدنے کے اقدامات مکمل کر لئے ہیں۔35لاکھ میٹرک ٹن گندم کی خریداری کے لئے باردانہ کا عمل مکمل ہو چکا ہے جبکہ 5لاکھ ٹن گندم کی خریداری کے لئے باردانہ کی خریداری کا ٹینڈر اخبارات میں شائع کر دیا گیا ہے جس کو بروقت مکمل کر لیا جائے گا۔ گندم خریداری کے لئے382سنٹر کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ مزید برآں کاشتکاران کی سہولت کے لئے درج ذیل انتظامات بھی کئے گئے ہیں۔

1. باردانہ کی شفاف فراہمی۔
2. پنجاب بھر میں کسی بھی بنک برانچ سے رقم کی آسان اور فوری وصولی۔
3. کاشتکاروں کو فی بوری ڈیلیوری چارجز کی ادائیگی9روپے مقرر۔
4. کسانوں کی سہولت کے لئے خریداری مراکز پر کاشتکار نمائندگان کی موجودگی۔
5. کمپیوٹرائزڈ سسٹم کے ذریعے کسانوں کی رجسٹریشن اور سٹیزن فیڈبیک کے ذریعے شکایات کا ازالہ۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جز(ج) میں پوچھا گیا تھا کہ Blue Book کے مطابق صوبہ کی عوام کے لئے گندم کا کتنا سٹاک فوڈ سکیورٹی reserve رکھنا ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! Blue Book کے مطابق صوبہ کی عوام کے لئے فوڈ سکیورٹی reserve ایک ملین میٹرک ٹن گندم رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہے کہ میری قرارداد آئی جس کو آپ نے مہربانی کر کے take up کیا، اُس قرارداد کو کمیٹی کے سپرد بھی کیا۔ پورا ہاؤس سُن رہا ہے، پریس سُن رہا ہے وزیر موصوف آپ کے توسط سے مجھے یہ بتا دیں کہ انہوں نے یہ فارمولا کہاں سے لیا ہے؟ کس بائیبل سے لیا یا کس ڈکشنری سے لیا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! یہ آبادی کی کوئی جمع تفریق کر کے یہ فارمولا بنایا جاتا ہے۔ میں اس کو verify کر کے دوبارہ بتا دوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں،اس سوال کوpending کر لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ریاست مدینہ کی منسٹری انہیں جھوٹ بولنے کے لئے دی گئی تھی۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ نے ایک انفارمیشن مانگی ہے تو اُس حوالے سے بات ہو رہی ہے اور آپ اُسی دائرہ میں رہیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر جناب محمد ارشد ملک نے سوالات وجوابات
کی فہرست احتجاجاً پھاڑ کر ایوان میں پھینک دی)

جناب سپیکر: سارے لوگ تشریف رکھیں۔ نہیں، یہ غلط بات ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب محمد ارشد ملک! تشریف رکھیں۔ میں نے کسی کو اجازت نہیں دی۔ میں disallow کرتا ہوں۔ آپ بیٹھ جائیں۔ آپ کا یہ طریق کار غلط ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے ابھی صرف ایک ضمنی سوال کیا ہے۔

جناب سپیکر: میں آپ کو اب ضمنی سوال کے لئے allow نہیں کر رہا۔ آپ اس طرح نہ کریں۔ یہ طریق کار غلط ہے۔ اگلا سوال نمبر1333 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کوdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر1335 جناب نیاز حسین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1346 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1358 بھی محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور سوالات بھی ختم ہوئے۔۔۔(قطع کلامیاں)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع چنیوٹ کی حدود میں شوگر ملز مالکان

کے نام اور کسانوں کو ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

*381: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع چنیوٹ کی حدود میں کون کون سی شوگر ملز ہیں ان کے اور ان کے مالکان کے نام بتائیں؟

(ب) ان ملوں نے کرشنگ سیزن سال 17-2016 میں کتنا گنا خرید کیا تفصیل مل وار بتائیں؟

(ج) ان ملوں نے کتنی رقم کسانوں کی ان سالوں کی گنا کی ادا کرنی ہے مل وار بتائیں؟

(د) ان ملوں سے ان سالوں کے دوران کتنی رقم شوگر سیس کی مد میں وصول کی گئی اور کتنی بقایا ہے مل وار بتائیں؟

(ہ) ان دو سالوں کی دوران شوگر سیس فنڈ سے کون کون سے منصوبے شروع کئے گئے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں نیز کون کون سے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور کون کون سے ابھی جاری ہیں؟

(و) شوگر سیس فنڈز کے استعمال کی اجازت کون دیتا ہے اگر کوئی کمیٹی ہے تو اس کے ممبران کے نام بتائیں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) سفینہ شوگر مل کے مالک کا نام نعمان احمد خان، رمضان شوگر مل کے مالک کا نام میاں سلیمان شہباز شریف اور مدینہ شوگر مل کے مالک کا نام میاں محمد رشید ہے۔

(ب) سفینہ شوگر مل:

2016-17 = 1,038,143 میٹرک ٹن

2017-18 = 973,670 میٹرک ٹن

رمضان شوگر مل:

2016-17 = 982,304 میٹرک ٹن

2017-18 = 944,089 میٹرک ٹن

مدینہ شوگر مل:

2016-17 = 1,205,955,434 میٹرک ٹن

2017-18 = 1,084,801,180 میٹرک ٹن

(ج) تمام شوگر ملز نے کسانوں کی ان سالوں کی تمام رقم ادا کر دی ہے۔

(د) سفینہ شوگر مل:

2016-17 = 77,860,730 روپے

2017-18 = 73,025,234 روپے

رمضان شوگر مل:

2016-17 = 73,672,813 روپے

2017-18 = 70,806,659 روپے

مدینہ شوگر مل:

2016-17 = 90,446,658 روپے

2017-18 = 81,360,089 روپے

(ہ) مذکورہ بالا تمام ملز نے شوگر سیس فنڈ کی سو فیصد ادائیگی کر دی ہے۔

سیریل نمبر	نام منصوبہ	لاگت	سال	کیفیت
1۔	تعمیر سڑک اڈا جامعہ تا گڈیاں والا پل	13.500	2016-17	مکمل
2۔	تعمیر سروس روڈ ملحقہ مین روڈ گرین سٹور تا جامعہ آباد	25.574	2016-17	مکمل
3۔	تعمیر سڑک درو ہٹہ تا عدلانہ لنک سڑک کالونی موڑ تا	17.730	2016-17	جاری

نوٹ: سال 18-2017 میں چار کروڑ انسٹھ لاکھ وصول ہوئے۔ جن کے منصوبے ابھی منظوری کے مراحل میں ہیں جو کہ شوگر سیس کمیٹی کے فریش نوٹیفکیشن کے بعد منظور ہوں گے۔

(و) شوگر فنڈ کے استعمال کے لئے ڈسٹرکٹ شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی جو کہ ڈپٹی کمشنر کی سربراہی میں ہوتی ہے۔ منصوبوں کو کلیئر کر کے ڈویژنل شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی، جو کہ ڈویژنل کمشنر کی سربراہی میں ہوتی ہے، کے پاس بھیجتی ہے جس میں منصوبے پاس کئے جاتے ہیں۔ ممبران کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ڈسٹرکٹ شوگر ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی

1. Deputy Comissioner
2. Deputy Director Agriculture (Ext)
3. Additional Deputy Comissioner (F&P)
4. XEN Highway
5. Reps. of P&D
6. Two Reps. of each Sugar Mills
7. Two Reps . of Growers of each Sugar Mills.

ڈویژنل شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس کمیٹی

1. Divisional Commissioner
2. Deputy Commissioner
3. Director (Dev. & Finance)
4. Reps. of P&D
5. S.E Highways.
6. Deputy Director Agriculture (Ext.)
7. Deputy Director (Food).
8. MD/GM or a Reps of each Sugar Mills.
9. Reps. of Growers.

لاہور: مارکیٹ میں موجود برانڈڈ مضر صحت آئس کریم کے تدارک سے متعلقہ تفصیلات

***1037: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی نے لاہور میں 34ہزار568لیٹر فیل شدہ آئس کریم اٹھوا دی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چمن آئس کریم کی 13ہزار42اور رائل قلفی کی ایک ہزار 326لیٹر پراڈکٹس اٹھوا دی گئیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لیبارٹری میں چمن آئس کریم کی اٹھارہ اور رائل قلفی کی تین پراڈکٹس فیل ہوئیں فیل شدہ سیمپلز میں بیکٹیریا کی موجودگی پائی گئی؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ برانڈز کے خلاف کیا قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے لاہور میں 25,229لیٹر فیل شدہ آئس کریم کو تلف کیا۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھاٹی نے چمن آئس کریم کی 12,227لیٹر اور رائل قلفی کی 60لیٹر فیل شدہ آئس کریم کو تلف کیا۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ چمن آئس کریم کے اٹھارہ نمونہ جات اور رائل قلفی کے تین نمونہ جات فیل قرار پائے۔ فیل شدہ سیمپلز میں کولیفورم بیکٹیریا کی موجودگی پائی گئی۔

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے لاہور میں آئس کریم تیار کرنے والے مختلف برانڈز کو چیک کیا اور 70نمونہ جات تجزیے کے لئے لیبارٹری بھجوائے۔ لیبارٹری رپورٹ کے مطابق آئس کریم کے آٹھ نمونہ جات پاس اور 62نمونہ جات فیل قرار پائے اس بنا پر تین برانڈز کو سربمہر کیا گیا اور دو کو ایمرجنسی prohibition آرڈر جاری کیا گیا۔

بعد ازاں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے ان برانڈز کی آئس کریم کی ری سیمپلنگ کی اور 160نمونہ جات حاصل کئے گئے جن میں سے 153پاس اور 7فیل قرار پائے۔

پسرور شوگر مل سے متعلقہ تفصیلات

*1227: **رانا محمد افضل**: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کے ذیلی ادارہ کے تحت قائم پسرور شوگر مل کامیابی سے چلتی رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مل کو فروخت کر دیا گیا ہے یہ کب اور کتنے میں کس پارٹی کو فروخت کی گئی؟

(ج) اس مل کا موجودہ status کیا ہے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) جی ہاں!

(ب) بروئے رجسٹری بیعہ نامہ نمبر 469 مصدقہ مورخہ 07.04.2006 دفتر سب رجسٹرار پسرور اراضی تعدادی 1196-19 M-K بالعوض مبلغ-/2,13,69,250 منجانب پسرور شوگر ملز بحق GB شوگر ملز مورخہ 07.04.2006 کو فروخت ہو چکی ہے بقیہ رقبہ تعداد K-2M32 پسرور شوگر ملز PIDB کے نام ہے۔

(ج) شوگر ملز مندرجہ بالا Non-Functional ہے۔ بمطابق ریکارڈ مال مقبوضہ GB پرائیویٹ لمیٹڈ ہے اور موقع پر تمام رقبہ پر بذریعہ محمد عثمان افضل ڈائریکٹر وغیرہ قابض ہے۔

کسانوں کو باردانہ کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*1269: **محترمہ عنیزہ فاطمہ**: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کسانوں کو گندم کی خریداری کے لئے باردانہ کی فراہمی کے سلسلہ میں حکومت کی کیا پالیسی ہے؟

(ب) سال 18-2017 اور 19-2018 میں حکومت نے کل کتنے کسانوں کو باردانہ مہیا کیا؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) محکمہ خوراک نے باردانہ کی منصفانہ تقسیم کے لئے مندرجہ ذیل طریق کار اختیار کیا ہے۔ مورخہ 8-اپریل تا 17-اپریل 2019 تک کاشتکاروں سے درخواستیں برائے حصول باردانہ طلب کی ہیں۔ مذکورہ درخواستوں کی کمپیوٹرائزڈ جانچ پڑتال پنجاب لینڈ اتھارٹی

صوبائی سطح پر کرے گی اور تصدیق شدہ لسٹیں خریدری مراکز پر آویزاں کر دی جائیں گی۔ صحیح قرار دی جانے والی درخواستیں اور خریداری مراکز سے ملحقہ ایکڑ زیر کاشت کی تعداد کو مد نظر رکھ کر صوبائی نگران کمیٹی فی ایکڑ باردانہ کی حد کا تعین کرے گی۔ ہر ضلع کے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کا تقرر بطور ضلعی انچارج خریداری مہم کیا گیا ہے۔

(ب) سال 18-2017 میں حکومت پنجاب نے کل 4,22,717 کاشتکاروں کو باردانہ جاری کیا اور گندم خریدی۔

سال19-2018 میں حکومت پنجاب نے کل 5,94,495 کاشتکاروں کو باردانہ جاری کیا اور گندم خریدی۔

صوبہ میں محکمہ خوراک کے پاس ذخیرہ گندم سے متعلقہ تفصیلات

***1333: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ خوراک کے پاس اس وقت صوبہ میں کتنی میٹرک ٹن گندم موجود ہے؟

(ب) جو گندم موجود ہے اس میں سے کتنی گندم گوداموں میں محفوظ ہے اور کتنی گندم کھلے آسمان تلے پڑی ہوئی ہے؟

(ج) محکمہ خوراک نے سال17-2016 سے آج تک کن کن بنکوں یا مالیاتی اداروں سے کتنا قرض کن شرائط پر حاصل کیا تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) مورخہ 10.04.2019 محکمہ خوراک کے پاس 16,99,334 میٹرک ٹن گندم موجود ہے۔

(ب) مورخہ 10.04.2019 تک محکمہ خوراک کے پاس 10,39,715 میٹرک ٹن گندم گوداموں میں موجود ہے جبکہ 6,59,619 میٹرک ٹن گندم کھلے آسمان تلے گنجیوں میں ذخیرہ شدہ ہے۔

(ج) محکمہ خوراک نے17-2016 میں تقریباً129-ارب روپے 6.30 فیصد اور 18-2017 میں تقریباً119-ارب روپے 6.66 فیصد سالانہ کے حساب سے قرض حاصل کیا جس کی بنک وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ قرض درج ذیل شرائط پر حاصل کیا۔

1. محکمہ سود کے علاوہ بنکوں کو8/3 فیصد کے حساب سے کمیشن ادا کرتا ہے۔
2. محکمہ cash credit limit سٹیٹ بنک سے منظور کروانے کا ذمہ دار ہو گا۔
3. محکمہ حکومت پاکستان کی گارنٹی اور Hypothecation of Wheat Stocks بطور سکیورٹی جاری کروانے کا پابند ہو گا۔
4. سود کی ادائیگی کی بنیاد پر ادا کی جائے گی نیز محکمہ بنکوں کو اگلی سہ ماہی میں 21 یوم کے دورانیہ میں ادا کرنے کا پابند ہو گا۔

مظفر گڑھ میں شوگر ملز مالکان کے ذمہ کسانوں کے
واجب الادا بقایا جات سے متعلقہ تفصیلات

*1335: **جناب نیاز حسین خان:** کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل کوٹ ادو (مظفر گڑھ) میں کتنی شوگر ملز کب سے کام کر رہی ہیں؟

(ب) مذکورہ شوگر ملز کے ذمہ کسانوں کے کتنے بقایا جات ہیں، سال18-2017 اور 19-2018 کی مکمل تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ملوں نے کماد کی ورائٹی240 اور CP77400 کو نان ورائٹی قرار دے کر ناجائز کٹوتیاں شروع کی ہوئی ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان ملز اور ان کے مالکان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف)

1. فاطمہ شوگر ملز فضل گڑھ سنانواں 1992 سے کام کر رہی ہے۔
2. شیخو شوگر ملز لمیٹڈ 1994 سے چل رہی ہے۔

(ب) فاطمہ شوگر ملز کے ذمہ 18-2017 کے گنے کے واجبات بقایا نہ ہیں۔19-2018 کے واجبات کی ادائیگی آخری مراحل میں ہے جس کی تفصیلات SCR-II میں متعلقہ تمام محکمہ جات کو ہر ماہ کی پہلی اور 15 تاریخ کو باقاعدگی سے دی جا رہی ہیں۔

شیخو شوگر ملز نے کرشنگ سال 18-2017 کے تمام واجبات سیزن کے فوراً بعد ہی ادا کر دیئے تھے جبکہ کرشنگ سال 19-2018 کے 95 فیصد واجبات ادا کر دیئے ہیں اور جبکہ بقیہ 5 فیصد پیمنٹ مورخہ 10.04.2019 تک انشاء اللہ متعلقہ بنکوں میں بھیج دی جائے گی۔

(ج) فاطمہ شوگر مل

گنے کی قسم HSF-240 اور CP-77400 منظور شدہ اقسام ہیں، تاہم HSF-240 کا شمار midlat maturing اقسام میں ہوتا ہے جو کہ جنوری کے آخری ہفتے میں mature ہوتی ہے اس لئے زمیندار باہمی مشاورت سے ملز کو HSF-240 15۔جنوری کے بعد سپلائی کرتے ہیں ان دونوں اقسام پر گنے کی کٹوتی نہ ہے۔

شیخو شوگر مل

CP-77/400 اور HSF-240 منظور شدہ اقسام ہیں جن کی شیخو شوگر ملز نے سیزن شروع تا آخر تک خرید جاری رکھی اور ان پر کوئی کٹوتی نہیں کی گئی۔ مزید برآں ضلعی انتظامیہ کی طرف سے تحصیلدار صاحب مع عملہ ملز ہذا کے کنڈوں پر پورا سیزن تعینات رہے ہیں۔

(د) جواب (ج) مثبت نہ ہے۔

صوبہ میں سکولوں کے باہر
مضر صحت اشیاء کی فروخت روکنے سے متعلقہ تفصیلات

***1346: محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر خوراک از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت صوبہ بھر کے سکولوں کے باہر فروخت ہونے والی مضر صحت اشیاء کو بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اگر اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں تو تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا حکومت ان کے خلاف اقدامات کرنے کے لئے سکول انتظامیہ کو اعتماد میں لیتی ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی مورخہ 2۔جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی بعد ازاں مورخہ 18۔جولائی 2017 کے نوٹیفکیشن کے بعد پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ اختیار صوبہ بھر میں بڑھا دیا گیا ہے تاکہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیاء خوردونوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے اور اس ضمن میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے صوبہ بھر میں سکولوں کے باہر ناقص اور مضر صحت اشیاء خوردونوش فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے تاکہ نئی نسل کو بیماریوں سے بچایا جا سکے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی ریڑی بانوں اور سڑک کنارے طعام فروخت کرنے والوں کے خلاف بھی کارروائی کرتی ہے اور ان افراد / احاطوں کے خلاف بھی کارروائی کرتی ہے جہاں سے یہ ریڑی بان مال وغیرہ خریدتے ہیں۔ سال 19-2018 میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے لاہور میں ریڑی بانوں اور سڑک کنارے طعام فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لاتے ہوئے مختلف عوامی مقامات اور تعلیمی اداروں کے باہر 6151 احاطوں کے معائنے کئے جن میں سے 4229 احاطوں کو اصلاحی نوٹس جاری کئے اور ناقص خوراک ملنے و فروخت کرنے پر 53 احاطوں کو سربمہر کیا اور 482 احاطوں پر بھاری جرمانے بھی عائد کئے۔ تاہم چیکنگ کے دوران ملنے والی ناقص خوراک کو موقع پر ہی تلف کر دیا گیا۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی فوڈ سیفٹی ٹیمیں گاہے بگاہے تعلیمی اداروں کے ذمہ داران وسربراہان کو "پنجاب ایجوکیشنل انسٹیٹیوشنز فوڈ سٹینڈرڈز ریگولیشنز، 2017" کے تحت معیاری اور غیر معیاری خوراک سے متعلق آگاہی فراہم کرتی ہیں اور بعد از آگاہی خلاف ورزی کی صورت میں تعلیمی اداروں کی کنٹینز کے خلاف کارروائی عمل میں لاتی ہیں۔

گوشت کی دکانوں پر جالی لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*1358: **محترمہ راحیلہ نعیم**: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تمام گوشت بیچنے والی دکانوں پر جالی لگانے کا حکم ہے اس حکم کے باوجود لاہور میں اکثریت دکانوں میں جالی نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عملہ ان دکانوں کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیتا حکومت اس بابت کیا کارروائی کر رہی ہے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی معیاری خوراک کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے صوبہ بھر میں وقتاً فوقتاً آگاہی مہموں awareness session کا انعقاد کرتی ہے۔ تاہم اس سلسلے میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے لاہور میں گوشت سے متعلق آگاہی کی مہم کا انعقاد کیا جس میں تقریباً 1370 افراد نے شرکت کی اور پنجاب فوڈ اتھارٹی کی اس آگاہی مہم سے فائدہ اٹھایا اور اس بات کی یقین دہانی کروائی کہ آئندہ سے پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے جاری کردہ ہدایات پر عمل کرتے ہوئے دکانوں کے باہر جالی لگائیں گے۔

(ب) اس بات میں بالکل صداقت نہ ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کا عملہ غیر معیاری گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرتا ہے۔ بلکہ پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

سال 2018 میں پنجاب فوڈ اتھارٹی نے 16087 گوشت کی دکانوں کا معائنہ کیا جن میں 12518 گوشت کی دکانیں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے جاری کردہ ہدایات کے مطابق کام کر رہی تھیں جبکہ غیر معیاری گوشت فروخت کرنے اور پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے جاری ہدایات پر عملدرآمد نہ کرنے پر 66 دکانوں کو سربمہر کیا گیا اور 1797 بھاری جرمانے عائد کئے گئے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

گوجرانوالہ ہوٹلوں میں مردہ جانوروں کے گوشت کی فروخت اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

230: چودھری اشرف علی: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ کے بعض ہوٹلوں اور علاقوں میں مردہ، لاغر اور بیمار جانوروں کا گوشت فروخت کیا جارہا ہے؟

(ب) محکمہ کے پاس گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر اور وزن وغیرہ چیک کرنے کا کیا میکنزم ہے؟

(ج) محکمہ نے جنوری 2018 سے آج تک گوجرانوالہ میں ناقص گوشت فروخت کرنے والے کتنے ہوٹل مالکان و دیگر افراد کے خلاف کیا کارروائی کی؟

(د) محکمہ نے مذکورہ بالا عرصہ میں کتنی مقدار میں ناقص گوشت پکڑا اور اس گوشت کو کہاں پر کن افسران واہلکاران کی موجودگی میں تلف کیا گیا؟

(ہ) محکمہ شہریوں کو حلال جانوروں کا صحت مند اور تازہ گوشت فراہم کرنے نیز مردہ، لاغر اور بیمار جانوروں کے گوشت کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) یہ بات درست نہ ہے کہ گوجرانوالہ کے ہوٹلوں میں مردہ، لاغر اور بیمار مرغیوں کا گوشت فروخت کیا جارہا ہے کیونکہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی میٹ سیفٹی ٹیمیں باقاعدگی سے سلاٹر ہاؤسز کا معائنہ کرتی ہیں تاکہ کوئی مردہ، لاغر و بیمار جانور ذبح نہ کیا جاسکے۔ اسی

طرح میٹ سیفٹی ٹیمیں ہوٹلوں اور گوشت کی دکانوں کا بھی باقاعدگی سے معائنہ کرتی ہیں۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی میٹ سیفٹی ٹیمیں موقع پر تھرمومیٹر کے ذریعے ٹمپریچر چیک کرتی ہیں اور گوشت کی موجودہ صورتحال دیکھ کر اندازہ لگایا جاتا ہے کہ گوشت بدبودار نہ ہو یا رنگت تبدیل نہ کر چکا ہو مزید شک کی بناء پر گوشت کے نمونہ جات ٹیسٹنگ کے لئے لیبارٹری بھجوائے جاتے ہیں۔

(ج) سال2018 سے تاحال گوجرانوالہ میں گوشت فروخت کرنے والے1920 احاطوں کا معائنہ کیا گیا جن میں سے 26 گوشت کی دکانوں / احاطوں کو ناقص گوشت فروخت کرنے کی وجہ سے سربمہر کیا گیا، 1601 گوشت کی دکانوں / احاطوں کو اصلاحی نوٹسز جاری کئے اور 181 احاطوں کو بھاری جرمانے عائد کئے گئے۔

(د) پنجاب فوڈ تھارٹی گوجرانوالہ کی میٹ سیفٹی ٹیموں نے سال 2018 سے اب تک مختلف گوشت کی دکانوں / احاطوں سے تقریباً3711 کلو ناقص و غیر معیاری گوشت پکڑا اور متعلقہ ڈپٹی ڈائریکٹر آپریشنز کی موجودگی میں تلف کیا گیا۔

(ہ) پنجاب فوڈ اتھارٹی نے عام شہریوں تک صحت مند اور تازہ گوشت کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے مخصوص میٹ سیفٹی ٹیمیں تشکیل دی ہیں جو کہ روزمرہ کی بنیادوں پر سلاٹر ہاؤسز اور گوشت کی دکانوں / احاطوں کا معائنہ کرتی ہیں تاکہ عوام تک تازہ اور صحت مند گوشت کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

صوبہ میں ناقص دودھ کی روک تھام
کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

340: محترمہ عشرت اشرف: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

صوبہ بھر میں ناقص دودھ کی سپلائی کی روک تھام کے لئے حکومت کیا اقدام اٹھا رہی ہے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2-جولائی2012 کو پنجاب فوڈاتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی بعد ازاں مورخہ 18-جولائی2017 کے نوٹیفکیشن کے بعد پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ اختیار صوبہ بھر میں ہے تاکہ لوگوں تک صاف اور معیاری اشیاء خوردونوش کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی نے ناقص دودھ کی روک تھام کے لئے ہر سطح پر انتہائی اہم اقدامات اٹھائے ہیں اس ضمن میں صوبہ بھر میں دودھ والے17,950 احاطوں کا معائنہ کیا گیا اوران میں سے 12821 کواصلاحی نوٹس جاری کئے گئے،1567 کو جرمانے عائد کئے گئے، غیر معیاری دودھ کی فروخت پر 203احاطوں کو سر بمہر کیا گیااور ملاوٹ جیسے اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث 13 افراد کے خلاف FIRدرج کروائی گئیں جبکہ غیر معیاری 112,397 لٹر دودھ 270 کلو مکھن اور 3167 کلو دہی اور 1487 لٹر کریم تلف کی گئی۔

علاوہ ازیں پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں شہریوں کو خالص اور تازہ دودھ کی فراہمی کے لئے مختلف شہروں کے داخلی راستوں پر بھی ناکے لگا کر دودھ کی چیکنگ کرتی ہے۔ سال 2018 میں فوڈ سیفٹی وڈیری سیفٹی ٹیموں نے 19,994 دودھ والی گاڑیوں میں موجود 3,207,349لٹر دودھ چیک کیا اور 293,144 لٹر دودھ غیر معیاری ہونے کی بناء پر موقع پر تلف کر دیا۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی صوبہ بھر میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

محکمہ خوراک میں ڈیپوٹیشن پر تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

387: محترمہ فردوس رعنا: کیاوزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت صوبہ بھر میں محکمہ ہذا اور اس کے ذیلی محکمہ جات میں کن کن عہدہ جات پر اور کن کن اسامیوں پر کون کون سے اہلکار دیگر محکمہ جات سے ڈیپوٹیشن پر اور کتنے عرصے سے تعینات چلے آ رہے ہیں۔ ایسے تمام افسران / اہلکاران کے نام بشمول عہدہ جات، تاریخ تقرری بطور ڈیپوٹیشن، کوالیفکیشن، پتا جات، ڈومیسائل و دیگر تمام تفصیلات ایوان کی میز پر رکھی جائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ وضع کردہ قواعد و ضوابط کی روح سے کسی بھی عہدے پر ڈیپوٹیشن / مستعار پر لئے جانے والے افسران و اہلکاران کی تعیناتی کا عرصہ تین سال سے زائد نہیں ہوتا؟

(ج) کیا وجہ ہے کہ محکمہ ہذا اور اس کے ذیلی محکمہ جات میں کئی ایک اہم عہدہ جات پر ایسے اہلکاران وافسران ڈیپوٹیشن پر مسلسل کام کرتے چلے آ رہے ہیں جن کا عرصہ تعیناتی متذکرہ حیثیت میں تین سال سے زائد ہو چکا ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا (ب وج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ ہذا ایسے تمام اہلکاران و افسران جو تین سال سے زائد عرصہ سے بطور ڈیپوٹیشن محکمہ اور اس کے ذیلی محکموں میں کام کر رہے ہیں ان کے parent محکمہ جات میں واپس کرنے کے لئے تحرک کرے گا؟

(ہ) اگر جز ہائے (د) کا جواب اثبات میں ہے کب تک اگر نہیں ہے تو کیوں اور کن وجوہات کی بناء پر اور اس قانون کے مطابق متذکرہ ڈیپوٹیشن پالیسی پر عملدرآمد نہیں کیا جا سکے گا؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) محکمہ ہذا میں بطور ڈیپوٹیشن تعینات افسران / اہلکاران کے نام بشمول عہدہ جات، تاریخ تقرری بطور ڈیپوٹیشن، کوالیفکیشن، پتاجات، ڈومیسائل و دیگر تمام تفصیلات ضمنی نمبر (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ وضع کردہ قواعد و ضوابط کی روح سے کسی بھی عہدے پر ڈیپوٹیشن / مستعار پر لئے جانے والے افسران و اہلکاران کی تعیناتی کا عرصہ تین سال سے زائد نہیں ہوتا تاہم ڈیپوٹیشن دورانیہ میں مزید ایک سال کی توسیع کا اختیار محکمہ خزانہ کے پاس ہے۔

مزید بر آں ڈیپوٹیشن دورانیہ میں چار سال سے زائد توسیع کے لئے گورنر سے منظوری بذریعہ سمری لی جاتی ہے۔ڈیپوٹیشن پالیسی ضمنی نمبر(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی میں تاحال کسی ڈیپوٹیشن ملازم / آفیسر کی تعیناتی مدت تین سال سے زیادہ نہ ہے۔

(د) جزہائے(ب اور ج) کا جواب صرف ان افسران و اہلکاران کے لئے اثبات میں ہے جن کا عرصہ تعیناتی کسی بھی محکمہ میں تین سال سے زائد ہو جبکہ پنجاب فوڈ اتھارٹی میں کسی بھی افسر و اہلکار کا عرصہ ملازمت تین سال سے زائد نہ ہے۔

(ہ) جزہائے(د) کے مطابق کسی بھی افسر و اہلکار کا عرصہ تعیناتی /ڈیپوٹیشن دورانیہ تین سال سے زائد نہیں ہے تاہم جیسے ہی افسران و اہلکار ان کا عرصہ تعیناتی /ڈیپوٹیشن دورانیہ تین سال پورا ہو جاتا ہے تو پالیسی کے مطابق ان کو پے رنٹ ڈیپارٹمنٹ میں واپس بھیج دیا جاتا ہے۔

صوبہ میں فی من گنّے کی قیمت مقرر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

394: **جناب نصیر احمد**: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے گنّے کی فی من قیمت خرید کتنی مقرر کی ہے؟

(ب) کیا صوبہ میں گنّا مقرر کردہ نرخوں پر خرید کیا جا رہا ہے؟

وزیر خوراک(جناب سمیع اللہ چودھری):

(الف) حکومتِ پنجاب نے گنّے کی فی من قیمتِ خرید180 روپے مقرر کی ہے۔کاپی نوٹیفکیشن ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! صوبہ بھر میں حکومتِ پنجاب کے مقرر کردہ نرخوں پر گنا خرید کیا جا رہا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان! آپ تشریف رکھیں۔ میں جو کر رہا ہوں وہ ایجنڈے کے مطابق کر رہا ہوں جو بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں طے ہوا تھا۔ رانا مشہود احمد خان! آپ وہاں نہیں تھے۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں لے رہا۔

تحریک

میٹرو بس ٹرانزٹ سسٹم لاہور، ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ پر پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 2013 اور حکومت پنجاب کے پبلک سیکٹر انٹرپرائزز پر سالانہ آڈٹ رپورٹ برائے سال 17-2016 کو پبلک اکاؤنٹ کمیٹی نمبر 1 اور نمبر 2 کو ریفر کرنا

جناب سپیکر: وزیر قانون! آپ پبلک اکاؤنٹ کمیٹی نمبر 1 اور نمبر 2 کو آڈٹ رپورٹس refer کرنے کی تحریک پیش کریں۔ جی، وزیر قانون!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the project audit report on construction of Metro Bus Transit System, Ferozepur Road (Corridor - 1) Lahore, Housing, Urban Development and Public Health Engineering Department, Government of the Punjab for the year 2013 and the audit report on the accounts of Public Sector Enterprises, Government of the Punjab for the audit year 2016-17, which were referred to Public Accounts Committee No. 1 during previous Assembly, and are pending, may be referred

to Public Accounts Committee No. 2 of present Assembly for report within a year."

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the project audit report on construction of Metro Bus Transit System, Ferozepur Road (Corridor - 1) Lahore, Housing, Urban Development and Public Health Engineering Department, Government of the Punjab for the year 2013 and the audit report on the accounts of Public Sector Enterprises, Government of the Punjab for the audit year 2016-17, which were referred to Public Accounts Committee No. 1 during previous Assembly, and are pending, may be referred to Public Accounts Committee No. 2 of present Assembly for report within a year."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Minister for Law may move the motion

قائمہ کمیٹیوں کو مضبوط کرنے کے لئے لاء گریجویٹ محققین کو ان کے ساتھ منسلک کرنے کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That in order to strengthen the Standing Committees of Provincial Assembly of the Punjab, Law Graduates Researchers be associated with the Standing Committees."

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That in order to strengthen the Standing Committees of Provincial Assembly of the Punjab, Law Graduates Researchers be associated with the Standing Committees."

(The motion was carried.)

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ایوان کی کارروائی بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے فیصلے کے تحت چلانے کا مطالبہ

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! یہ بات یہاں ہوئی ہے کہ ایجنڈا طے ہوا ہے۔ اس میں معاملہ صرف اتنا ہے کہ جب آپ کے ساتھ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ ہوئی تھی تو یہ بات ہوئی تھی کہ آپ نے اپنا بزنس لانا ہے اور ہم نے اپنا کام کرنا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی چیز طے نہیں ہوئی تھی۔

جناب سپیکر! آپ نے ہاؤس کو اپنے طریقے سے چلانا ہے۔ ہمارا یہ طے نہیں ہوا تھا کہ سوال کا جواب آئے گا تو ہم سوال کا جواب نہیں لیں گے۔ یہ باتیں طے نہیں ہوئی تھیں۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، اس طرح نہیں ہے۔ آپ میری بات سنیں۔ آپ نہ گھبرائیں۔ اپوزیشن کے معزز ممبران میٹنگ میں آئے تھے اور حکومت کی طرف سے وزیر قانون اور چودھری ظہیر الدین تھے۔ یہ سارے اپنی اپنی جگہ پر پوری commitment کے ساتھ stand بھی لیں گے۔ اس وقت فرق صرف یہ ہوا ہے کہ آپ نے یہ پروگرام بلاضرورت کر کے ساری انرجی پہلے ہی ضائع کر دی ہے۔ اس کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہاؤس بڑاsmoothly چل رہا تھا۔ جناب محمد ملک ارشد ملک نے جو جملے کہے جس سے ان کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ ان کا تعلق گندم سے ہے اور نہ ریاست مدینہ سے ہے۔ انہوں نے شرارت کے لہجے میں دو جملے کہے ہیں اس وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے۔ آپ نے بجا فرمایا ہے کہ انہوں نے انرجی پہلے ضائع کر دی ہے جو ان کو حکم تھا کرنے کا وہ انرجی پہلے ضائع کر بیٹھے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ملک ندیم کامران نے درست فرمایا ہے لیکن مجھے افسوس اس بات کا ہے۔

جناب سپیکر! رانا مشہود احمد خان کو کہیں بیٹھ جائیں تشریف رکھیں۔ آپ آج بہت دنوں بعد آئے ہیں تشریف رکھیں۔ آپ کی حاضری لگ گئی ہے۔ اب بیٹھ جائیں۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ طے یہ ہوا تھا اور یہ بات طے ہوئی تھی کہ ہم نے سٹینڈنگ کمیٹیوں کوstrengthen کرنا ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جناب سپیکر: جی، اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے میں Laying of Ordinances and Introduction of Bills. ہے۔

آرڈیننس (ترمیم) صوبائی ملازمین کی سوشل سکیورٹی 2019

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Provincial Employees Social Security (Amendment) Ordinance 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Provincial Employees Social Security (Amendment) Ordinance 2019.

MR SPEAKER: The Provincial Employees Social Security (Amendment) Ordinance 2019 has been laid and is referred to the Standing Committee on Labour and Human Resource with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) زکوۃ و عشر پنجاب 2019

MR SPEAKER: Minister for Law may lay the Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Ordinance 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Ordinance 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Ordinance 2019 has been laid and is referred to the Standing Committee on Zakat and Ushr with the direction to submit its report within two months.

مسودات قانون

(جو پیش ہوئے)

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Local Government Bill 2019.

مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب 2019

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Local Government Bill 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Local Government Bill 2019 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Local Government and Community Development for report within two months.

مسودہ قانون ویلیج پنچایت اینڈ نیبر ہڈ کونسلز 2019

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils Bill 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce The Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils Bill 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils Bill 2019 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Local Government and Community Development for report within two months.

مسودہ قانون کم از کم اُجرت پنجاب 2019

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Minimum Wages Bill 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Minimum Wages Bill 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Minimum Wages Bill 2019 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Labour and Human Resource for report within two months.

مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Alternative Dispute Resolution Bill 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Alternative Dispute Resolution Bill 2019.

MR SPEAKER: The Alternative Dispute Resolution Bill 2019 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Law for report within two months.

مسودہ قانون اینیمل ہیلتھ پنجاب 2019

MR SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Animal Health Bill 2019.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Animal Health Bill 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Animal Health Bill 2019 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Livestock and Dairy Development for report within two months.

اب اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 23-اپریل 2019 صبح 11:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔